اسلام اور شیعہ مذہب

مولانا امام علی دانش

ناشر

مکتبہ دانش ڈاکخانہ محمدی ضلع لکھیم پور ۲۶۲۸۰۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الَّذِینَ فَرَّقُوا دِینَھُم وَکَانُوا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْھُم فِی شَیءٍ

جنہوں نے اپنے دین میں راہیں نکالیں اور ہو گئے شیعہ (فرقے) ان سے آپ کو (اے نبیؐ) کچھ سروکار نہیں۔

اسلام اور شیعہ مذہب

نظرثانی شدہ

اسلام کی بنیاد قرآن و سنت پر ہے اور شیعہ مذہب ان دونوں کے خلاف خانہ ساز دین ہے

مرتب

حضرت مولانا امام علی دانش رائے پوری

ناشر

مکتبہ دانش، مقام و پوسٹ محمدی، ضلع لکھیم پور کھیری

(یوپی) ۲۶۲۸۰۴

کتبہ: محمد سلمان رانچوی قاسمی

Azeem Book Depot Deoband (U. P.)

عرضِ ناشر

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ اما بعد! اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں تمام پیغمبروں کے سردار پوری کائنات سے افضل سب مخلوقات سے اعلیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا کیا اور انکے ذریعہ اپنی کتاب قرآن مجید عنایت فرمائی جس کی حفاظت کا خود وعدہ فرمایا اور اس وعدہ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں پورا کرایا وہ دین کو کامل و مکمل شکل میں پیش کرنے کا وسیلہ بنائے گئے۔ کوئی شخص بھی جو قرآن وسنت اور تاریخ اسلام پر عقل سلیم کی روشنی میں نظر ڈالے گا وہ اسلام کو زندہ وتابندہ اور پائندہ مذہب تسلیم کرنے کے لئے صحابہ کرامؓ کے مقام کی بلندی ان کے ایمان واسلام میں کامل ہونے کی شہادت دینے پر مجبور ہوگا شیعہ مذہب والوں نے چونکہ صحابہ کرامؓ کی دشمنی اور برائی کرنے کو اپنا مذہبی فریضہ سمجھ لیا ہے اس لئے انہیں قرآن مجید کا انکار کرنا پڑا۔ اس میں تحریف کا عقیدہ گڑھنا پڑا۔ اور عقیدہ رسالت کی بیخ کنی کے لئے عقیدہ امامت و ولایت بنانا پڑا۔ اس کی تفصیل اس کتاب "اسلام اور شیعہ مذہب" میں جامع اور مختصر طور پر آسان اردو زبان میں استاذ محترم حضرت مولانا امام علی صاحب دانش مدظلہٗ العالی۔ نے بیان کردی ہے جس کی نشر واشاعت عقائد و اعمال کی اصلاح کے لئے کی جارہی ہے۔

فقط والسلام

اراکین انجمن اصلاح البیان
طلبائے ادارہ محمودیہ محمدی

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تبرائی شیعہ مسلمان نہیں ہیں

انکے ساتھ مسلمانوں جیسے تعلقات کی شریعت میں اجازت نہیں ہے۔

علمائے اہل سنت والجماعت کا فتوےٰ

علامہ انور شاہ صاحب سابق محدث اعظم دارالعلوم دیوبند نے اکفار الملحدین میں فقہائے کرام کی متعدد کتب کی عبارتیں نقل کرتے ہوئے دلائل شرعیہ سے یہ فیصلہ فرمایا ہے۔

ولا خلف منکر خلافۃ ابی بکرؓ او عمرؓ او عثمانؓ لانہ کافر وتصح خلف من یفضل علیا لانہ مبتدع وروی محمدؒ عن ابی حنیفۃؒ وابی یوسفؒ ان الصلوۃ خلف اہل الاھواء لاتجوز۔ الخ:۔

(اکفار الملحدین ص۴۲)

اور حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی خلافت کے انکار کرنے والے کے پیچھے نماز جائز نہیں ہوتی ہے کیونکہ وہ کافر ہے اور جو صرف حضرت علیؓ کی افضلیت کا قائل ہے اسکے پیچھے صحیح ہے کیونکہ وہ بدعتی ہے اور امام محمدؒ نے امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ سے نقل کیا ہے کہ اہل بدعت کے پیچھے نماز جائز نہیں ہوتی ہے۔

اور اسی کتاب کے ص۵۲ پر لکھتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی شخص نے کسی کو کافر کہا تو وہ کفر ان میں سے ایک پر لوٹا جس کو کہا گیا ہے وہ اگر کافر ہے تو ٹھیک ورنہ اسے کافر کہنے کے سبب کہنے والا کافر ہوگیا۔ اور ایک روایت میں ہے ان میں سے ایک پر کفر واجب ہو گیا۔ اور علامہ شوکانیؒ نے اسی حدیث کی بنا پر روافض کو کافر کہا ہے"۔

اور شرح فقہ اکبر کے حوالہ سے ص۵۵ پر لکھا ہے۔ ولو انکر احد خلافة الشيخين يكفر۔ یعنی ابو بکرؓ و عمرؓ میں سے کسی ایک کی خلافت سے انکار کرے تو کافر ہو گیا۔

اور ص۴۳ پر بڑے پیر شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی تصنیف غنیۃ الطالبین کے حوالے سے لکھا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔

"روافض نے یہ دعوے بھی کیا ہے کہ حضرت علیؓ نبی ہیں اور ان کے بہت سے غلط عقیدے لکھنے کے بعد فرماتے ہیں ان پر اللہ کی اور اس کے فرشتوں کی اور تمام مخلوق کی قیامت تک لعنت ہو، ان کی سبزہ زار ویران ہو جائیں اور زمین پر آبادی کے لائق نہ رہیں کیونکہ وہ عقیدے میں حد سے آگے بڑھ گئے اور کفر پر قائم و مضبوط ہو گئے اور اسلام کو چھوڑ دیا اور ایمان سے جدا ہو گئے اور اللہ اور رسول اور قرآن کا انکار کیا جو بھی اس مذکورہ قول کا قائل ہوا اس سے اللہ کی پناہ"۔

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ سابق مفتی اعظم دار العلوم دیوبند نے در مختار اور رد المحتار کی عبارت نقل کر کے ایک فتوے تحریر فرمایا ہے۔

"عبارت مرقومہ سے معلوم ہوا کہ غالی شیعوں کی لڑکیاں سنیوں کو لینا اور ان کو اپنی لڑکیاں دینا جائز ہے"۔ (فتاویٰ دار العلوم ج اول)

اور ایک فتوے میں غالی شیعوں سے نکاح کو ناجائز لکھ کر غیر غالی کے

بارے میں بھی فرماتے ہیں :۔

"رافضیوں کا کسی حال اعتبار نہیں ہے کہ تقیہ کی آڑ غضب ہے اس لئے سنیہ کو اس سے علیحدہ کرنا چاہیئے،، (ج - ۷)۔

اور مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد شفیع صاحبؒ کتب فتاوے کی عبارتیں نقل کر کے فرماتے ہیں:۔

"عبارات مذکورہ سے معلوم ہوا کہ روافض کے مختلف فرقوں میں سے جو فرقے ضروریات دین میں سے کسی چیز کا انکار کرتے ہیں مثلاً صحبت صدیق کا انکار کریں یا حضرت عائشہ پر تہمت رکھتے ہیں یا قرآن مجید کو محرف اور غیر معتبر کہتے ہیں یہ لوگ قطعاً باجماع امت کافر ہیں،، (فتاویٰ دارالعلوم ج ۵)

تنبیہ :۔ لکھنؤ اور اس کے قرب وجوار کے اثنا عشری شیعہ تبرائی ہیں اور اکثر شیعہ قرآن مجید کو غیر معتبر اور محرف مانتے ہیں اس لئے وہ قطعی مسلمان نہیں ہیں۔ جیسا کہ آگے حوالوں سے ظاہر ہوگا (مرتب)

ایک فرقہ کے امام اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی جو صرف اپنے لوگوں کو پکا سُنی حنفی سمجھتے ہیں اور جن کا نام لے کر شیعہ صاحبان سچے علمائے اہل سنت والجماعت کو وہابی ناصبی کہتے ہیں۔ خود ان اعلیٰ حضرت نے روافض کو اپنی کتابوں میں کافر لکھا ہے۔ چنانچہ الملفوظ حصہ اول ص۲۲ پر ہے۔

"خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سب بد مذہبوں کو جہنمی بتایا۔

"کلھم فی النار الا واحد ۃ،، اب کیا نہ کہا جائے گا کہ رافضی گمراہ جہنمی ہیں ،،۔

اور یہ بھی لکھا ہے کہ " کافر رافضی کو رافضی خارجی کو خارجی وہابی کو وہابی ضرور کہا جائے گا اور وہ ہمیں برا کہیں تو اس کی کیا پرواہ ہمارے پیشواؤ صدیقؓ و فاروقؓ کو انتقال فرمائے ہوئے تیرہ سو برس گذر گئے۔ آج تک ان کو برا کہنا نہیں چھوٹتا،

ارشاد گرامی قاضی ثناء اللہ نقشبندی پانی پتیؒ جن کو شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ نے اپنے وقت کا بیہقی فرمایا ہے وہ مالابد منہ میں تحریر فرماتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ عادل ہیں۔ اگر کسی سے اتفاقی طور پر کوئی غلطی ہو بھی گئی ہو پھر بھی وہ توبہ کئے ہوئے اور بخشے ہوئے ہیں۔ قرآن وحدیث کی واضح متواتر عبارتیں صحابہ کرام کی تعریف سے بھری ہوئی ہیں اور اور قرآن میں ہے کہ وہ آپس میں محبت ورحمت رکھتے ہیں، کافروں پر سخت ہیں اس لئے جو شخص بھی صحابہؓ کو آپس میں بغض رکھنے والا اور دوستی نہ رکھنے والا جانتا ہے وہ قرآن کا منکر ہے۔ اور جو ان سے دشمنی اور غصہ ظاہر کرے قرآن میں اس پر کفر کا اطلاق آیا ہے۔ وہ حاملان وحی اور ناقل قرآن ہیں۔ جو صحابہ کا منکر ہے وہ قرآن وغیرہ تواتر سے ثابت ہونے والی ایمانی چیزوں پر ایمان رکھے ممکن نہیں ہے۔

نوٹ :۔ تحریف قرآن کے قائل شیعوں کی تکفیر پر برصغیر کے ہندوپاک وبنگلادیش کے تمام مستند علماء متفق ہیں متعدد بار فتاوے شائع ہو چکے ہیں۔

۲ ایرانی انقلاب کے امام آیت اللہ خمینی کی تصنیفات کاشف الاسرار وغیرہ میں بھی صحابہ کو منافق اور قرآن کو تحریف شدہ بتایا گیا ہے۔

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

کتاب کیوں لکھی گئی؟

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

امّا بعد۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ اپنے مکتوب ص۲۵۱ ج ۱ میں فرماتے ہیں۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب فتنے ظاہر ہوں بدعتیں پھیل جائیں اور میرے اصحابؓ کو برا کہا جائے تو عالم پر واجب ہے کہ اپنے علم پر غور کرے اور اس کے مطابق عمل کرے جو ایسا نہ کرے اس پر اللہ کے فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے نہ اس کے فرض قبول ہوں گے اور نہ نفل"

اور مکتوب ص۵۵ ج ۱ میں فرماتے ہیں۔

"تمام بدعتیوں میں سب سے بدتر بدعتی وہ جماعت ہے جو صحابہ کرامؓ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین سے بغض رکھے خداوند عالم قرآن پاک میں خود ان کو کافر فرماتے ہیں۔ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ۔ (یعنی صحابہ کرامؓ کی کامیابی اور ترقی سے کافر لوگ جلتے ہیں)"

صحابہ کرامؓ کی اتباع کرنے والے علمائے حق پر تہمت لگانے والے اہل بدعت بریلویوں کے خلاف اسلام عقائد واعمال "حق پر کون ہے" وغیرہ کتابوں میں بیان کرنے کے بعد احقر کو غیر معمولی احساس ہوا کہ اسلام کے پیغام کو تمام دنیا میں پھیلانے والے صحابہ کرامؓ سے بغض ونفرت سکھانے والے مذہب شیعہ کے بارے میں کچھ پیش کرنا ضروری ہے۔ اور ایران کی شیعی انقلاب کے نتیجہ میں اسلام کے نام پر شیعیت کی جو اشاعت بڑے پیمانہ پر

ہو رہی ہے اس نے احساس دلایا کہ اس موضوع پر بھی توجہ کی جائے۔
خود قرآن مجید کا واضح فیصلہ ہے۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۚ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ (النساء پ۵)

اور جو کوئی مخالفت کرے رسول کی جب کہ کھل چکی اس پر سیدھی راہ اور چلے مسلمانوں کے راستے کے خلاف تو جس طرف کو اس نے اختیار کیا اسی طرف ہم اسے پھرا دیں گے اور اس کو دوزخ میں ڈالیں گے اور وہ بہت بری جگہ پہونچا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع ہدایت کو روشن رکھنے والے اور اس پر پروانہ وار قربان ہونے والے خلفائے راشدین صحابۂ کرام ائمۂ دین کی مخالفت کرنے والا اس آیت کے اعتبار سے گمراہ ہے اور جہنم کی سزا کے لائق ہے۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو تنبیہ فرمائی ہے کہ میرے اصحاب کے بارے میں خدا سے ڈرو میرے بعد ان کو اعتراض و تنقید کا نشانہ مت بنا لینا۔ جو ان سے محبت کرتا ہے درحقیقت اسکو مجھ سے محبت ہے جس کے باعث ان سے محبت کرتا ہے۔ اور جو ان سے بغض رکھتا ہے درحقیقت اس کو مجھ سے بغض ہے جس کے سبب سے ان سے بغض رکھتا ہے۔ جو ان کو تکلیف دیتا ہے وہ درحقیقت مجھے تکلیف دے رہا ہے۔ اور جو مجھے تکلیف دیتا ہے وہ خدا کو تکلیف دے رہا ہے۔ اور جو خدا کو تکلیف دے گا لامحالہ خداوند عالم اس کو پکڑ لے گا۔ (ترمذی شریف)۔

ایک دوسری روایت میں ہے جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برائی سے یاد کرتے ہیں تو ان سے کہدو تمہاری برائی پر اللہ کی لعنت ہو (ترمذی شریف)

اسی لئے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ نے فرمایا ہم تمام صحابہ کرامؓ کا تذکرہ صرف اچھائی سے کرتے ہیں ۔ (فقہ اکبر صفحہ ۵)۔

الحمد للہ امت مسلمہ نے قرآن و حدیث پر عمل کرتے ہوئے صحابہ کرامؓ سے عقیدت و محبت کا اظہار ہر زمانے میں کیا ہے اور ان کے دشمنوں کی فریب کاریوں کے جو اثرات بھولے بھالے مسلمانوں پر پڑے تھے خاص کر حکومت اودھ کی سرپرستی سے شیعہ مذہب کو جو فروغ ہوا تھا اس کا مقابلہ بھی علمائے حق حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور ان کے صاحبزادوں نے پورے طور سے کیا اور اس آخری دور میں یہ خدمت احسن طور پر حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد عبد الشکور صاحبؒ لکھنوی نے انجام دی ہے اور حق و باطل کے درمیان امتیاز کی دیوار کھڑی کر دی ہے جسے مضبوط رکھنا علماء اہل سنت والجماعت کی ذمہ داری ہے۔ اور اسلامی دنیا کے جو شیعی اثرات انقلاب ایران سے پڑ رہے ہیں انہوں نے یہ ذمہ داری بڑھا دی ہے کہ ہر مسلمان بلکہ ہر انسان جو کچھ بھی غور و فکر کرے گا وہ یقین کرلے گا کہ نقلی دلائل کے علاوہ تاریخی اعتبار سے بھی صحابہ کرامؓ کو اسلام کا نمائندہ نہ تسلیم کرنا حقیقت میں قرآن وحدیث اور اسے پیش کرنے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تبلیغ کے اثرات کا انکار کرنا ہے۔ پیش نظر کتاب میں اسلامی عقائد و اعمال کو قرآن و سنت کی روشنی میں بیان کر کے ثابت کیا گیا کہ شیعہ مذہب اسلام کے خلاف ہے۔ مقصد حقیقی اللہ کی رضامندی کا حصول ہے۔

شائد کہ اتر جائے کسی دل میں میری بات
انداز بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے

امام علی قاسمی رائے پوری عفا اللہ عنہ
صدر المدرسین ادارہ محمودیہ محمدی
، ضلع کھیری - یوپی ،
۹ رجمادی الثانی ۱۴۰۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

عقائد کا بیان

سُنّیم من نعرۂ اللہ اکبر می زنم!! دم زبوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ می زنم

عقیدہ (۱)
پیغمبروں کے بعد سب سے افضل صحابہ کرامؓ ہیں

اسلام کے عقیدے

اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کرام ایمان و عمل میں کامل اور اور معاملات میں عادل اور افضل ترین است ہیں۔ اور اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی میں اپنی مثال آپ ہیں۔

ثبوت

اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

۱۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ

شیعہ مذہب کے عقیدے

شیعہ مذہب میں صحابہ کرامؓ (نعوذ باللہ) بزدل حق چھپانے والے اور دو تین کے علاوہ سب دین حق سے پھر جانے والے قرآن مجید کو بدلنے اور جلانے پر راضی رہنے والے بددین اور کافر تھے اللہ اور بندوں کے حقوق ادا کرنے سے غافل ظالم اور جابر تھے۔

ثبوت

بحار الانوار میں رجال کشی سے بروایت سید امام باقرؒ یہ لکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد

اسلام کے عقیدے

آوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ

(پ۔ ع ۱۔ انفال)

ترجمہ:۔ جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کے راستہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے جگہ دی اور مدد کی وہ سب سچے ایمان والے ہیں ان کے لئے مغفرت اور عزت والی روزی ہے"

مہاجرین اور انصار تمام ہی صحابہ کرامؓ کے مومن کامل اور جنتی ہونے کی کھلی گواہی یہ آیت دے رہی ہے۔

۲۔ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

شیعہ مذہب کے عقیدے

تمام صحابہ مرتد ہو گئے سوائے تین کے وہ مقداد ابن اسودؓ اور ابوذر غفاریؓ اور سلمان فارسیؓ ہیں اور بعض نے عمار بن یاسرؓ کو بھی شامل کر لیا ہے۔

(بحوالہ آیات بینات)

یہ روایت شیعہ مذہب کی کتابوں اور ان کے عوام و خواص میں مشہور ہے کہ سوائے تین حضرات کے سب صحابہ کرام دین چھوڑ بیٹھے تھے کیونکہ انہوں نے امام مفترض الطاعۃ حضرت علیؓ خلیفہ بلا فصل کا ساتھ نہیں دیا تھا بعض شیعہ علماء نے شائد از راہ تقیہ ارتداد کی بہت سی قسمیں کر ڈالی ہیں لیکن آخرکار وہ سب اس پر متفق ہیں کہ صحابہ کرام دین حق چھوڑ بیٹھے تھے۔ اور عقیدہ امامت جو توحید و رسالت کے درجہ کا عقیدہ ہے اس کو نہ مان کر گمراہ ہو گئے تھے۔

اسلام کے عقیدے

فِیْهَآ اَبَدًا ۚ

(پ۱۱ التوبہ)

ترجمہ:- وہ اور ایمان وعمل میں آگے بڑھ جانے والے مہاجرین وانصار اور جنہوں نے ان کی پیروی نیکی میں کی اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے۔ ان کیلئے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ہمیشہ ہمیشہ وہ ان میں رہیں گے۔

۲۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۚ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۚ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۚ ومثلهم فی الانجیل کزرع اخرج شطأه فازره فاستغلظ فاستوی علی سوقه یعجب الزرع لیغیظ بهم الکفار ۚ

(پ۲۶ الفتح)۔

شیعہ مذہب کے عقیدے

اور خود حضرت علی رضی اللہ عنہ باوجودے کہ شیر خدا تھے پھر بھی شیعی اصول پر حق چھپائے بیٹھے رہے دین کے دشمنوں اور خلافت کے غاصبوں ساتھ دیتے رہے۔ قرآن مجید کو بدلتے اور جلواتے دیکھ کر بھی خدا کی پناہ ان میں جوشِ ایمانی نہ بیدار ہوا اور مقابلہ کے لئے نہ نکلے بلکہ اپنی صاحبزادی کا نکاح بھی حضرت عمرؓ سے کر دیا اور دین کی بربادی کرنے والوں سے رشتے اور تعلقات بڑھاتے رہے شیعہ مذہب کے اصول پر تمام صحابہ کرامؓ مجرم ٹھہرتے ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد زیادہ تعداد میں وہ حضرات تھے جو گمراہی وبے دینی پر اتفاق کر بیٹھے اور تین چار حضرات جو اگرچہ خدائی معجزے اور بے نظیر طاقت وشجاعت رکھتے تھے مگر تقیہ کے

اسلام کے عقیدے

ترجمہ:۔ "محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو ان کے ساتھ ہیں وہ زورآور ہیں کافروں پر نرم دل ہیں آپس میں آپ دیکھتے ہیں ان کو رکوع میں اور سجدہ میں ڈھونڈھتے ہیں اللہ کا فضل اور اس کی خوشی ان کی نشانی ان کے چہروں میں ہے سجدہ کے اثرات سے یہ ان کی مثال توریت میں ہے اور ان کی مثال انجیل میں ہے جیسے کھیتی نے نکالا اپنا کھوا پھر اس کا تنا مضبوط ہوا پھر موٹا ہوا پھر کھڑا ہوگیا۔ اپنی شاخ پر کھیتی والوں کو پسند آتا ہے تاکہ جلے ان سے کافروں کا دل"

یعنی اسلام کی یہ تازگی اور رونق اور بہار دیکھ کر کافروں کے دل غیظ و غضب سے جلتے ہیں اس آیت سے صاف واضح ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ سے جلنے والا کافر ہے۔ اور ان کا ذکر پاک پہلی آسمانی

شیعہ مذہب کے عقیدے

سبب کتاب اللہ کے مٹانے کی کوششوں کو نہ روک سکے پوری سورۃ ولایت غائب کردی گئی اہل بیت کے فضائل کی آیتیں نکال دی گئیں۔ یہ حضرات چپ چاپ سب کچھ دیکھتے رہے اسی لئے شیعہ مذہب کا سب سے بڑا رکن صحابہ کرامؓ کو برا کہنا ہے وہ صحابہ کرام جن کی تعریف تمام آسمانی کتابوں اور آخری پیغمبر کی حدیثوں اور اہل بیت کے ائمہ کرام کے اقوال میں موجود ہے ایسی پاکباز اور مقدس و متبرک جماعت کو برا کہنا شیعہ اپنا مذہبی حق اور دستوری فریضہ سمجھتے ہیں۔ تبرا ایجی ٹیشن جسے حقیقت میں گالی ایجی ٹیشن کہنا چاہیے چلا کر دلوں کا بغض و نفرت زبانوں سے ظاہر کرتے ہیں۔

آج کل ایران میں مسلمانوں کو کھلے عام مدح صحابہ کی اجازت نہیں ہے۔

اسلام کے عقیدے	اسلام کے عقیدے

کتابوں توریت وانجیل وغیرہ میں بھی تعریف کے ساتھ موجود ہے۔

۴۔ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۔

(پ ۴ آل عمران)

ترجمہ :- اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب کہ تھے تم آپس میں دشمن پھر الفت ڈالدی تمہارے دلوں میں اب ہو گئے اس کے فضل سے بھائی بھائی اور تم تھے نار دوزخ کے گڑھے کے کنارے پر پھر تم کو اس سے نجات دی"۔

جب اللہ نے ان کے دلوں میں الفت ڈال دی وہ ایک دوسرے کے دشمن کیسے ہو سکتے ہیں ؟۔

۵۔ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۙ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

(پ ۲۶ حجرات)

ترجمہ :- پر اللہ نے محبت ڈالدی تمہارے دل میں ایمان کی اور تمہارے دلوں میں اس کی رونق پیدا کر دی اور نفرت ڈالدی تمہارے دل میں کفر اور گناہ اور نافرمانی کی یہی لوگ نیک راہ پر ہیں اللہ کے فضل سے اور احسان سے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور حکمتوں والا ہے"۔

۶۔ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ

اسلام کے عقیدے

تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا۔ (پ ۲۶ فتح)۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالےٰ راضی ہوگیا ایمان والوں سے جب کہ وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے اور جو ان کے دلوں میں (اخلاص وایمان ہے اسے امتحان لے کر بھی) جان لیا تو ان کے دلوں پر سکون واطمینان اتارا اور قریبی فتح بدلہ میں عنایت فرمائی اور بہت سا مال غنیمت جسے وہ حاصل کریں گے۔

۷۔ لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ قَبْلَ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولَئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۝ (پ ۲۷ حدید)

ترجمہ:۔ برابر نہیں تم میں جس نے خرچ کیا فتح مکہ سے پہلے اور جنگ کی ایسے لوگوں کا درجہ بڑا ہے ان سے جو کہ خرچ کریں اس کے بعد اور جنگ کریں اور اللہ نے سب سے اچھائی کا وعدہ کیا۔

ان آیتوں پر ایمان رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں یہ عقیدے لازمی طور پر رکھے جائیں۔

۱۔ وہ ایمان میں پکے سچے اور مخلص تھے۔

۲۔ نیک کاموں میں آگے بڑھنے والے کفر ونفاق وگناہ سے نفرت رکھنے والے تھے۔

۳۔ آپس میں محبت والفت رکھنے والے بغض وکینہ وحسد سے پاک و

اسلام کے عقیدے

پاک وصاف تھے۔
۴۔ ہر وقت ہر حالت اللہ کی رضامندی وخوشنودی چاہنے والے تھے۔
۵۔ اپنا مال اپنی جان دین پر قربان کرنے والے تھے۔
۶۔ اللہ کی عبادت میں مشغول رہنے والے جہاد وہجرت کرنے میں سب سے آگے تھے۔
۷۔ ان کے بعد والے ان کے برابر نہیں ہوسکتے نہ ان جیسا اجر پا سکتے ہیں۔
۸۔ ان کے دلوں پر سکینہ (اطمینان قلب) نازل کیا گیا اور فتح و مال غنیمت سے نوازا گیا۔
۹۔ وہ سب جنتی ہیں نجات یافتہ اور دنیا وآخرت میں کامیابی پانے والے ہیں۔

چند آیتیں ذکر کی گئیں ورنہ دو سو سے زیادہ آیتیں قرآن مجید میں موجود ہیں جو صحابہ کرامؓ کی عظمت ان کے تقدس پر گواہ ہیں اسی لئے جو صحابہ کرامؓ کو مومن نہ مانے اس کا ایمان قرآن پر نہیں ہے۔

دونوں فریق کے مانے ہوئے بزرگوں کے ارشادات

سُئل الرضا علیہ السلام عن قول النبی صلے اللہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم

وعن قولہ دعوالی اصحابی فقال ھٰذ صحیح۔

(عیون الاخبار بحوالہ آیات بینات)

" امام موسیٰ رضا علیہ السلام سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے بارے میں پوچھا گیا کہ آپ نے فرمایا ہے میرے تمام صحابہ ستاروں کے مثل ہیں ان میں سے جس کی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے اور اس حدیث کے بارے میں کہ آپ نے فرمایا ہے میرے اصحابؓ کو میرے لئے چھوڑ دو یعنی ان کو کچھ بھی برا نہ کہو ان دونوں روایتوں کو امام نے فرمایا کہ یہ صحیح ہیں "۔

امام زین العابدینؒ نے دعا فرمائی۔ اَللّٰھم واصحاب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم خاصۃ الذین احسنو والذین ابلو البلاء الحسن فی الضرہ۔ الخ۔ (صحیفہ کاملہ بحوالہ آیات بینات)

یعنی اے اللہ محمد صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کے اصحابؓ پر رحمت نازل کر خاص کر ان اصحابؓ پر جنہوں نے رفاقت کا حق بخوبی ادا کیا اور جنہوں نے ہر طرح کی مصیبتوں اور آزمائشوں میں ان کی مدد کی "۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہؓ اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں فرمایا۔

" ابتدا ہمارے واقعات کی یہ ہوئی کہ ہم ہیں اور اہل شام میں جنگ ہوئی اور ظاہر ہے کہ ہمارا ان کا رب ایک، ہمارا ان کا نبی ایک اور ہماری ان کی دعوت اسلام میں بھی ایک ہے۔ نہ ہم ایمان باللہ اور تصدیق باللہ میں ان سے زیادہ نہ وہ ہم سے زیادہ بس معاملہ ہمارا اور ان کا ایک ہے۔ صرف خون عثمان کے بارے میں ہمارا ان کا اختلاف پڑ گیا حالانکہ خدا کی قسم میں اس سے پاک و صاف ہوں "۔ (ترجمہ نہج البلاغہ ۱۱۹)

حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے اختلاف کی بنیاد فسادیوں کی پیدا کی ہوئی غلط فہمی تھی دونوں حضرات خون عثمانؓ کا بدلہ لینا چاہتے تھے ایک گروہ فوری اور جلدی بدلہ لینے کا خواہشمند تھا اور دوسرا گروہ حالات کے اعتدال پر آنے اور خلافت کے نظام کے مستحکم ہو جانے تک تاخیر چاہتا تھا دونوں گروہ مخلص اور اللہ والے تھے کچھ مفسد اور شرارتی لوگ جو صحابی نہ تھے انکی شرانگیز خبروں پر ان کو سچا گمان کر کے یہ بھولے بھالے صاف دل بزرگ اختلاف کر بیٹھے دلوں میں محبت والفت اور اخلاص وللہیت موجود رہا بقول حالی مرحوم سے۔

اگر اختلاف ان میں باہم دگر تھا
تو بالکل مدار اس کا اخلاص پر تھا
جھگڑتے تھے لیکن نہ جھگڑوں میں شر تھا
خلاف آشتی سے خوش آیند تر تھا

امت کو سکھلا گئے کہ اگر کسی غلط فہمی سے آپس میں اختلاف ہو جائے پھر بھی اخلاص ومحبت کا باقی رکھنا ضروری ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "سواد اعظم (بڑی جماعت) کی پیروی کرو کیوں کہ اللہ کی مدد بڑی جماعت پر ہے۔ خبردار اختلاف سے بچو کیونکہ اختلاف کرنیوالا شخص شیطان کے لئے ہے جیسا کہ ریوڑ سے دور رہنے والی بکری بھیڑئیے کے لئے ہے۔" ——— "صحابہ کرام کی تعریف میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔"

"جب وہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں ان کی انکھوں سے آنسو نکلنے لگتے ہیں یہاں تک کہ چہرے بھیگ جاتے ہیں اور جیسے آندھی میں درخت کی شاخیں ہلنے لگتی ہیں۔ وہ سزا سے ڈرتے ہوئے کانپنے لگتے ہیں اور ثواب کی امید رکھتے ہیں۔"

(نہج البلاغہ بحوالہ تحفہ اثنا عشریہ)

امام باقرؒ کا ایک واقعہ

امام باقرؒ ایک روز ایسی جماعت کے پاس سے گزرے جو خلفائے ثلٰثہ حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کی عیب جوئی کر رہے تھے ان سے پوچھا کہ مجھے بتلاؤ تم ان مہاجرین میں سے ہو کہ جو خدا کے لئے گھروں سے نکالے گئے اور خدا کے لئے ان کا مال لوٹا گیا۔ اور جنہوں نے خدا و رسول کا ساتھ دیا۔ انہوں نے کہا ہم ان میں سے نہیں ہیں۔ تو پوچھا گیا تم ان لوگوں میں سے ہو جنہوں نے دار ہجرت مدینہ منورہ اور دار ایمان میں گھر بنایا تھا۔ اور مہاجرین کو آرام دیا تھا انہوں نے کہا نہیں۔ تو امام نے فرمایا تم نے خود دونوں فریق (مہاجرین و انصار) میں سے نہ ہونے کا اقرار کیا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ تم ان میں سے بھی نہیں ہو جن کی نسبت خدا تعالٰے نے فرمایا ہے جو لوگ ان مہاجرین و انصار کے بعد آئیں گے وہ ایسے مومن ہوں گے کہ یہ دعا کریں گے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ (پ

یعنی اے ہمارے رب ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بخشدے جو ہم سے پہلے ہوئے ایمان میں اور ہمارے دلوں میں ان ایمان والوں کی طرف سے کینہ مت رکھ بے شک تو نرمی کرنے والا مہربان ہے۔ (الفصول بحوالہ آیات بینات)

معلوم ہوا امام باقرؒ بھی مسلمانوں کی تین قسمیں صرف سمجھتے تھے۔ مہاجرین اور انصار اور ان کو مومن جان کر ان کے لئے دعائے مغفرت کرنے والے ان سے کینہ نہ رکھنے کی دعا مانگنے والے اس تیسری قسم میں

قیامت تک آنے والے مسلمان شامل ہیں اور جو اس تیسری قسم میں بھی شامل نہ ہوں وہ مومن نہیں ہیں۔

مخالف بھی صحابہ کرامؓ کی تعریف کرتے ہیں

لائف آف محمدکا عیسائی مورخ لکھتا ہے

"ہجرت سے تیرہ برس پہلے مکہ ایک ذلیل حالت میں بے جان پڑا تھا مگر ان تیرہ برسوں میں کیا ہی اثر عظیم پیدا ہوا کہ سیکڑوں آدمیوں کی جماعت نے بت پرستی چھوڑ کر خدائے واحد کی عبادت اختیار کی اور اپنے اعتقاد کے مطابق وحی الٰہی کے فرماں بردار ہوگئے"

ایک عیسائی مؤرخ لکھتا ہے ـــــــ "عیسائی اس بات کو یاد رکھیں تو اچھا ہے کہ محمدؐ کی تعلیم نے اس درجہ نشہ دینی ان کی پیروی کرنے والوں میں پیدا کر دیا تھا کہ جس کی مثال عیسیٰ کے ابتدائی پیروؤں میں تلاش کرنا بے فائدہ ہے اور ان کا مذہب اس تیزی سے پھیلا جس کی مثال دین عیسوی میں نہیں ہے۔ چنانچہ پچاس سال سے کم مدت میں (یعنی خلفائے راشدین ہی کے زمانہ میں) اسلام بہت سی عالی شان سرسبز سلطنتوں پر غالب آگیا"۔

افسوس کہ دشمن بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان صحبت اور تعلیم کی تاثیر اور عمدہ تربیت بے مثال تزکیہ اور آپؐ کے صحابہ کرام کی اعلیٰ صفات و بلند اخلاق اور دین و ایمان کی مضبوطی پر گواہ ہیں مگر محبت اہل بیت نبوی کے دعویدار شیعہ صاحبان کو یہ روشن سورج دکھائی نہیں دیتا اور کہتے ہیں سوائے تین چار کے سب صحابہ دین حق سے پھر گئے تھے ؎

آلودہ میرے خون سے داماں کئے ہوئے
یوں پھر رہے ہیں جیسے کوئی بات ہی نہیں

کسی نے تعلیم نبویؐ کی تاثیر کو کیا خوب بیان کیا ہے ؎

دُرفشانی نے تیری قطروں کو دریا کر دیا
دل کو روشن کر دیا آنکھوں کو بینا کر دیا
خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

عقیدہ ۲

امت مسلمہ میں سب سے افضل حضرت ابو بکرؓ پھر حضرت عمرؓ ہیں۔

شیعہ مذہب کے عقیدے	اسلام کے عقیدے
شیعہ مذہب کے اعتبار سے یہ حضرات غاصب و خائن وفاسق حتی کہ کافر و مرتد ہیں۔ (نعوذ باللہ منہ)	اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد سب انسانوں سے افضل حضرت ابو بکر صدیق اکبرؓ پھر حضرت عمر فاروق اعظمؓ ہیں۔
ثبوت	**ثبوت**
کتب شیعہ میں ہے کہ حضرت فاطمہؓ نے یہ بددعا فرمائی: "الٰہی ان دونوں نے تیرے نبیؐ کی بیٹی پر ظلم کیا اور	اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ

اسلام کے عقیدے	شیعہ مذہب کے عقیدے
لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (پ ۱۰ ع ۱۲ التوبۃ) ترجمہ:۔ تو ان کی مدد کی ہے اللہ نے جس وقت ان کو کافروں نے نکالا تھا کہ وہ دو میں کے دوسرے تھے جب وہ دونوں غار میں تھے	اس کا حق چھین لیا تو ان پر اپنا سخت عذاب نازل فرما،، (الاختصاص بحوالہ آیات بینات) ٭ انہوں نے تو رسول اکرم کی آنکھیں بند ہوتے ہی باب مدینۃ العلم سے آنکھیں پھیر لی تھیں اور اسلام کی کھلم کھلا مخالفت شروع کر دی تھی۔ (شیعہ عقائد ۷) ہر کہ در کفر شاں شک کند کافر است جو ان کے کفر میں شک کرے کافر ہے (ذوالفقار بحوالہ آیات بینات)

جب وہ کہہ رہے تھے اپنے صحابی سے غم نہ کرو بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے اللہ نے اتاری اپنی طرف سے ان پر تسکین اور ان کی مدد کو وہ فوجیں بھیجیں کہ تم نے نہیں دیکھیں اور کافروں کی بات کو نیچا کر دیا اور اللہ کی بات ہمیشہ اوپر ہے اور اللہ غالب ہے حکمت والا ہے،،۔

اس آیت سے حضرت ابوبکرؓ کی بہت سی فضیلتیں ثابت ہوتی ہیں۔

۱۔ حضرت ابوبکرؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثانی یعنی دوسرا کہا گیا ہے حقیقت یہی ہے کہ وہ نبوت و رسالت کی صفت کے علاوہ تمام اوصافِ نبوی کا پورا عکس اور آئینہ تھے جس میں کمالات نبوی چمکتے دکھائی دیتے تھے۔

۲۔ اللہ کی مدد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں کے ساتھ ہونا

بیان فرمایا ہے۔

۳۔ حضرت ابوبکرؓ کو فکر تھی کہ کہیں دشمن غار میں داخل نہ ہو جائیں اس فکر وغم کو آقائے نامدارؐ نے دور فرمایا یہ گہرے تعلق کی علامت ہے۔

۴۔ حضرت ابوبکرؓ کا رسول اکرمؐ کا صاحب ہونا صراحت سے بیان ہوا ہے اسی لئے ان کی صحابیت کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

۵۔ اللہ کی غیبی مدد اور سکینہ اترنے اور حکم خداوندی کے غالب آنے میں حضرت ابوبکرؓ بھی اپنے آقائے نامدارؐ کے ساتھ رہے الحمدللہ قرآن مجید کی کئی آیتیں جیسے ولا یاتل اولوالفضل منکم۔ الخ۔ اور وسیجنبھا الاتقی۔ الخ۔ اور۔ آیت قتال مرتدین۔ خاص طور پر حضرت ابوبکرؓ کی شان میں نازل ہوئیں باتفاقِ مفسرین ان پر صادق آتی ہیں اسی طرح دین کو غلبہ دلانے کے وعدہ کی آیت استخلاف اور سورہ فتح میں آیت اعراب کی خوشخبری حضرت عمرؓ کے ہاتھوں پوری کرائی گئی اور قرآن مجید کی کئی آیتیں حضرت عمرؓ کی خواہش پر نازل کی گئیں۔

حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی فضیلت حضرت علی مرتضیٰؓ کی زبان سے

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ رحم فرمائے ابوبکرؓ پر کہ انہوں نے اپنی لڑکی کا نکاح میرے ساتھ کر دیا اور مجھے دارالہجرۃ (مدینہ منورہ) تک سوار کر کے لائے اور غار میں میرے ساتھ رہے اور حضرت بلالؓ کو اپنے مال سے آزاد کیا اللہ عمرؓ پر رحم فرمائے وہ سچ کہتے ہیں اگرچہ تلخ ہو حق نے ان کو اس حال میں چھوڑ دیا ہے کہ ان کا کوئی دوست نہیں اللہ عثمانؓ پر رحم کرے ان سے فرشتے حیا کرتے ہیں۔ اللہ علیؓ پر رحم کرے اے اللہ حق کو اسی طرف پھیر دے جس طرف علی پھرے ہیں۔ (ترمذی شریف)۔

اسلام کے عقیدے

اسّی سندوں سے زیادہ کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے بہت مرتبہ کوفہ کے ممبر پر فرمایا۔

خیر ھذہ الامۃ بعد نبیہا ابوبکر ثم عمر

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے بہتر ابوبکرؓ پھر عمر ہیں۔

نہج البلاغہ میں حضرت علیؓ کی زبان مبارک سے ادا کرایا گیا ہے جسکا ترجمہ ہے۔

• اور اسلام میں سب سے افضل اور اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ اخلاص رکھنے میں سب سے بڑھکر جیسا کہ تم نے بیان کیا خلیفہ ابوبکر صدیقؓ تھے اور خلیفہ کے خلیفہ عمر فاروقؓ اور قسم مجھے اپنی جان کی کہ بلاشک ان دونوں کا مقام اسلام میں بڑا ہے اور ان کی وفات سے اسلام کو سخت زخم پہونچا اللہ دونوں پر رحمت نازل کرے اور ان کو اچھے کاموں کا بدلہ دے "۔ (بحوالہ آیات بینات)۔

حضرت علیؓ نے اپنی خلافت حقہ کے برحق ہونے کی دلیل ترجمہ نہج البلاغہ کی عبارت میں یہ پیش فرمائی ہے۔ مجھ سے انہیں لوگوں نے بیعت کی ہے جنہوں نے ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ سے بیعت کی تھی اور اسی دین پر کی ہے جس پر ان سے کی تھی تو کسی موجود کو دوسری راہ اختیار کرنے اور کسی غائب کو نہ ماننے کا حق نہیں ہے اور بس مشورہ کا حق مہاجرین وانصار کو ہے اگر وہ ایک شخص کو متفق ہوکر امام بنالیں تو یہی اللہ کی مرضی ہے اگر کوئی بغاوت کرے کسی اعتراض یا بدعت کی بنا پر اسے سمجھاؤ اور نہ مانے تو مسلمانوں کی جماعت کی راہ چھوڑنے کی وجہ سے ایسے شخص سے جنگ کرو۔ (بحوالہ آیات بینات)۔

معلوم ہوا حضرت علی رضؓ بھی خلیفہ و امام کے انتخاب کا حق مسلمانوں کے مشورہ پر منحصر سمجھتے ہیں اللہ تعالے کی طرف سے متعین ہونا واجب نہیں جانتے ہیں۔

امام باقر کا ارشاد ہم ابوبکر صدیق رضؓ اور عمر فاروق رضؓ کی فضیلت سے انکار نہیں کرتے لیکن ابوبکر رضؓ عمر رضؓ سے افضل ہیں ۔۔ (طبری بحوالہ آیات بینات)

عقیدہ ۳
چاروں خلفائے راشدین برحق ہیں۔

اسلام کے عقیدے

اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق اور دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق رضؓ پھر حضرت عثمان رضؓ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہم ہیں چاروں برحق عادل اور کتاب و سنت کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

شیعہ مذہب کے عقیدے

شیعہ مذہب کے اعتبار سے حضرت علی رضؓ خلیفہ بلافصل اور امام معصوم اللہ تعالی کی طرف سے متعین ہیں انہیں کے پاس اصلی قرآن اور اصلی شریعت تھی جو یہ تسلیم نہ کرے وہ مومن نہیں ہے حضرت علی رضؓ نے تقیہ کر کے اپنے سے پہلوں کی خلافت کو تسلیم کیا ورنہ وہی صرف مستحق خلافت و امامت تھے۔

ثبوت

اللہ تعالٰی نے فرمایا۔
وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا

(پ النور)

ترجمہ:۔ وعدہ کر لیا اللہ نے ان لوگوں سے جو تم میں ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک کام کئے ہیں البتہ ضرور ان کو حاکم بنائیگا زمین میں جیسے حاکم بنایا تھا اگلوں کو۔ اور جما دے گا ان کے لئے ان کا دین جو پسند کر دیا ان کے لئے اور ان کو دے گا ان کے ڈر کے بدلے میں امن "۔

اس آیت کریمہ میں صحابہ کرام کو مخاطب کر کے ان سے کئی وعدے اللہ تعالٰی نے فرمائے اور وہ

ثبوت

یہ عقیدہ شیعہ مذہب میں اتنا مشہور و مسلّم ہے کہ کسی بھی حوالہ کی قطعی کوئی ضرورت نہیں ہے شیعوں کی اذانوں، کتابوں، بیانوں میں بار بار حضرت علیؓ کو خلیفہ بلا فصل اور وصی رسول اللہ کہا جاتا ہے۔

اس عقیدہ کو ابن سبا نے نکالا ہے جو پہلے یہودی تھا پھر مسلمانوں میں فساد پیدا کرنے کے لئے بظاہر مسلمان ہو گیا اسی عقیدہ کی وجہ سے ایک مستقل شیعہ مذہب تیار ہو گیا۔ قرآن مجید اور اس پر ایمان لانے والے اور عمل کرنے والے صحابہ کرامؓ کو اس مصنوعی بناوٹی عقیدہ کے نہ ماننے کی وجہ سے ثلثہ پرست یعنی تین خلفاء ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ رضی اللہ عنہم کی حمایت میں دین چھوڑنے والا بد عہد و مرتد تک کہا گیا۔ قرآن مجید میں چونکہ ان

اسلام کے عقیدے

سب وعدے خلفائے راشدین خصوصاً حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کے ہاتھوں پورے ہوئے۔

وعدے یہ تھے

۱۔ کامل ایمان اور نیک عمل والوں کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زمین پر حکومت ملے گی جسے وہ دین پھیلانے کا ذریعہ بنائیں گے۔

۲۔ دین حق کی بنیادیں مضبوط کر دی جائیں گی اور خشکی و تری میں اس کا سکہ بٹھلا دیا جائے گا

۳۔ ابتداء میں مسلمانوں کو کافروں کی طرف سے جو خوف تھا اسے مٹا کر کامل امن و اطمینان عطا کیا جائے گا۔

الحمد للہ ہم اہل سنت والجماعت کے عقیدے کے مطابق یہ وعدے پورے ہو چکے ہیں اسی لئے علامہ ابن کثیرؒ نے اس آیت کے تحت دور رسالت سے لیکر دور عثمان غنیؓ تک کی فتوحات کو درجہ بدرجہ بیان کر کے آیت کی تفسیر و وضاحت کا مصداق دکھلایا ہے اور حضرت شاہ عبدالقادرؒ محدث دہلوی نے فرمایا جو کوئی ان چاروں خلفاء یا ان میں سے کسی ایک کی خلافت کا اور ان کی فضیلت و عظمت کا انکار کرے گا وہ

شیعہ مذہب کے عقیدے

حضرات کے فضائل صاف صاف لکھے ہیں اس لئے اصلی قرآن مجید کو بارھویں امام کی طرح غائب مانا گیا اور قرآن مجید میں مسلمانوں سے کئے گئے وعدوں کے پورا ہونے کا وقت دور امام آخر الزماں قرار دیا گیا گویا وعدہ جن سے کیا گیا ان کے بجائے ان کے بہت بعد والوں کے ہاتھوں وہ وعدہ پورا ہوگا یاللعجب۔ ع

خدا جب عقل لیتا ہے حماقت آ ہی جاتی ہے

وہ ناشکری کرنے والا اور خدائی انعام کو ٹھکرانے والا سمجھا جائے گا۔

عقیدہ ۴

ازواج مطہرات کا تقدس

اسلام کے عقیدے

اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بیویاں امت کی مائیں ہیں اہل بیت نبی ہیں ان کی عظمت و فضیلت کا اقرار فرض ہے ان سب میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور حضرت عائشہ کا درجہ بلند ہے انکی اہانت ان سے نفرت کفر ہے۔

شیعہ مذہب کے عقیدے

شیعہ مذہب میں ازواج مطہرات کو اہل بیت کی فضیلت حاصل نہیں ہے خصوصاً حضرت عائشہؓ مذمت و توہین کے لائق ہیں حضرت علی نے انکو زوجیت نبوی سے خارج کر دیا ایسا کرنے کا ان کو حق تھا (نعوذ باللہ) نیز قذف کے بھی یہ لوگ قائل ہیں۔

ثبوت

اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

۱۔ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَ اَزْوَاجُہٗ اُمَّہَاتُہُمْ۔

(پ ۲۱ احزاب)

ترجمہ:۔ نبی سے لگاؤ ہے ایمان والوں کو اپنی جانوں سے زیادہ

ثبوت

شیعہ مذہب کی عام کتابوں میں لکھا ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے مکہ اور وہاں سے بصرہ جاکر اور امیر معاویہؓ کے لشکر میں شامل ہو کر قرآن مجید کی آیت (وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ) کے

اسلام کے عقیدے

اور ان کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔"
یعنی تعظیم و احترام اور بعض احکام میں ماؤں کے درجہ میں دینی اعتبار سے ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی پاک دامنی اور طہارت و عصمت بیان کرنے کے لئے سورۂ نور میں آیتیں نازل کی گئیں اور ان سے بدگمانی رکھنے والوں کو عذاب کی سخت وعید سنائی گئی۔

۲۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ۝
(پ ۲۲ احزاب)

ترجمہ:۔ اللہ یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے نامناسب باتوں کو اے نبی کے گھر والو اور پاک و صاف کرے تم کو خوب پاک و صاف کرنا۔۔

شیعہ مذہب کے عقیدے

مخالفت کرچکی ہیں اسیطرح انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک راز کو ظاہر کیا ہے۔ (جب کہ قرآن مجید پر ایمان نہ رکھنے کے سبب شیعہ صاحبان کو اس سے دلیل بھی لانے کا حق نہیں ہے)
یہ الزامی جواب ہے تحقیقی جواب یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے آیت میں زمانہ جاہلیت کی طرح بے پردہ گھومنے سے منع کیا ہے پردہ کے ساتھ اہم ضرورت پر باہر نکلنے کی اجازت ہے ورنہ آیت اترنے کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کو حج و عمرہ میں ساتھ نہ لے جاتے اور نہ مریض کی عیادت اور قرابت داروں کی تعزیت کی اجازت دیتے۔

حضرت عائشہؓ نے مدینہ سے بصرہ تک کا سفر امیرالمومنین حضرت عثمانؓ کی انتہائی مظلومی اور بیدردی

اسلام کے عقیدے

قرآنی عبارت، سیاق وسباق پر عقل ونقل کی روشنی میں غور کرنے سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ آیت بالا میں اہل بیت سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک بیویاں مراد ہیں۔

۱- آیت کی ابتداء یٰنساءَ النبیّ (اے نبی کی بیویو) سے ہے اور قرنَ واذکرنَ کے حکموں کی وہی مخاطب ہیں اس لئے آیت کے خاتمہ میں بھی وہی مراد ہیں۔

۲- قرآن شریف کی سورہ ہود میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی حضرت سارہ کو فرشتوں نے اہل بیت کہا "رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت" ایسے ہی حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ میں فرمایا "وراودتہُ التی فی بیتھا" اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید کی اصطلاح میں اہل بیت سے

شیعہ مذہب کے عقیدے

کے ساتھ شہید کر دیئے جانیکا بدلہ لینے کے لئے فرمایا وہ امت کی ماں تھیں اور رشتہ کے اعتبار سے حضرت عثمان ان کے داماد کے درجہ میں بھی تھے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے ان کے نکاح میں آئی تھیں تو کیا ایک ماں کو اپنے بیٹے اور داماد کی مظلومی پر بے چین ہونا اور مسلمانوں میں پیدا ہونے والے فتنہ کو نپٹنے کی کوشش کے لئے سفر کرنا دینی ضرورت نہیں ہے اور حضرت امیر معاویہؓ کے لشکر نے اگر کچھ زیادتیاں کی ہیں وہ ان میں شریک نہ تھیں نہ ان کے علم میں آئیں اسی طرح راز نبوی ظاہر کرنے والی بات بھی من گھڑت افسانہ ہے) یہ سوچنا چاہیئے کہ قرآن مجید کے بیان سے وہ امت کی ماں ہیں۔

اسلام کے عقیدے	شیعہ مذہب کے عقیدے
مراد بیویاں ہوتی ہیں یہاں بھی انہیں کو مراد بنا لینا چاہیئے۔ ۲۔ عربی میں اہل بیت فارسی میں اہل خانہ اور اردو میں گھر والی اہلیہ	بیٹوں کو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ ناخلف اور نالائق بنتے ہوئے اپنی ماں کی عیب جوئی کریں اور ان پر آوازیں کسیں۔

وغیرہ سے مراد بیوی ہوتی ہے یہ تمام زبانوں کا عام محاورہ ہے قرآن مجید میں فصاحت وبلاغت کے بلند معیار پر بول چال کی زبان استعمال کی گئی ہے۔

فائدہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرم کرتے ہوئے ایک خاص موقع پر حضرت فاطمہ حضرت علی حضرت حسن حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو ایک چادر میں لے کر فرمایا۔ "اے اللہ یہ میرے اہل بیت نہیں" یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعتِ قلبی اور کرم فرمائی ہے کہ اہل بیت میں آپ نے ان حضرات کو بھی داخل فرما لیا اس سے یہ کسی طرح ثابت نہیں ہوتا کہ قرآن مجید میں اہل بیت سے ازواج مطہرات مراد نہیں ہیں حقیقت میں وہی مراد ہیں مجازی طور پر مذکورہ حضرات کو بھی شامل مانا جائے گا صاحب خانہ کو حق ہے کہ وہ اہل بیت جیسا برتاؤ جس کے ساتھ مناسب سمجھے کرے یہاں پر یہ بھی سمجھ لیجئے کہ آیت میں تطہیر (پاک کرے) سے مراد تہذیب نفس تزکیہ قلب اور تصفیہ باطن کا وہ اعلیٰ مرتبہ ہے جو کامل اولیاء اللہ کو حاصل ہوتا ہے جس کے سبب وہ پیغمبروں کی طرح معصوم تو نہیں بن جاتے ہاں خطاؤں سے محفوظ ضرور ہو جاتے ہیں اس لئے جو شخص بھی ازواج مطہرات امہات المؤمنین رضی اللہ عنہم اجمعین کو برا کہتا ہے وہ قرآن مجید کا دشمن بن کر اپنی عاقبت خراب کرتا ہے۔

عقیدہ ۵

حضرت عثمان ذوالنورین کا درجہ بلند ہے۔

اسلام کے عقیدے

اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تیسرے خلیفہ برحق اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوہرے داماد ہیں اور بلاشک شہید اور جنتی ہیں ان سے محبت رکھنا واجب ہے۔

شیعہ مذہب کے عقیدے

شیعہ مذہب میں حضرت عثمانؓ بھی غاصب اور خائن ظالم وجابر اور ظالموں کے مددگار ہیں بلکہ بہت سے شیعہ ان کے داماد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا انکار کرتے اور ان پر اصلی قرآن مجید جلانیکا الزام لگاتے ہیں۔

ثبوت

آیت خلافت اور مہاجرین کی فضیلت میں جتنی آیتیں ہیں انکا مصداق حضرت عثمانؓ بھی خاص طور پر ہیں کیوں کہ انہوں نے دو مرتبہ ہجرت کی ہمیشہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش رکھا اپنا مال دین پر خرچ کرتے رہے۔

ثبوت

"شیعہ عقائد" نامی کتاب کے صـ۱۷، صـ۹ پر خلفاء راشدین کو نام بنام جو گالیاں دی ہیں انہیں پڑھ کر ہی اندازہ لگایا جائے کہ چھوٹوں کا یہ حال ہے تو ان کے بڑوں نے کیا کچھ نہ بکواس کی ہوگی کتاب کے مصنف نے لکھا ہے۔

اسلام کے عقیدے

محمد ابن حاطب کہتے ہیں میں مدینہ آنے لگا تو میں نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ لوگ ہم سے حضرت عثمانؓ کے بارے میں پوچھیں تو ہم کیا کہیں حضرت علی نے فرمایا تم یہ کہہ دینا کہ اللہ کی قسم عثمان اس آیت کا نمونہ تھے۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اَحْسَنُوْا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ط
یعنی جو لوگ ایمان لائے پھر انہوں نے تقویٰ اختیار کیا اور نیک کام کئے اور اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

شیعہ مذہب کے عقیدے

"آپ کے خلیفہ ثالث حضرت عثمان نے کئی سو قرآنوں کو نذر آتش کیا اس طرح کلام الٰہی کی بے حرمتی کر کے اپنے باایمان ہونے اور صحابی رسول ہونے کا کیسا اچھا ثبوت دیا ہے"۔
اس گفتگو کے آخر میں لکھا ہے۔
"جو خلیفہ قرآن کی بے حرمتی اور نذر آتش کرنے پر مصر ہو وہ قابل مدح اور خلیفہ رسول سبحان اللہ کیا انصاف ہے"۔
جی ہاں اس کا فیصلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ائمہ خاندان نبوہاشم سے کرایا جائے کہ انہوں نے ایسے خلیفہ کی حمایت اور تعریف اور ہر قسم کی امداد کیوں کی؟ اور انہیں برا کہنے والوں سے اظہار بیزاری کس لئے فرمایا؟۔

اِسلام کے عقیدے

فضائل حضرت عثمانؓ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے رفیق ہوئے ہیں میرے ساتھی جنت میں عثمانؓ ہیں۔ (ترمذی شریف)

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کا حکم دیا تو حضرت عثمانؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفیر بن کر مکہ گئے ہوئے تھے ان کے قتل کئے جانے کی غلط خبر مشہور ہو جانے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے بیعت لی اور فرمایا عثمان اللہ اور اس کے رسول کے کام سے گئے ہوئے ہیں اس کے بعد آپ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا یہ بیعت عثمان کی طرف سے ہے یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ جو حضرت عثمان کی طرف سے تھا وہ لوگوں کے ہاتھ سے جو اپنے لئے تھا اچھا تھا۔ (ترمذی)

یہ حضرت عثمانؓ کی خوش نصیبی ہے کہ وہ پیغمبر کے قاصد بنے اور انکے قتل کئے جانے کی غلط خبر مشہور ہو جانے پر ان کے خون کا بدلہ لینے کیلئے بیعت رضوان ہوئی اور اس بیعت میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شرکت ضروری سمجھی (کیونکہ ان کے زندہ ہونے کا احتمال بھی تھا جو صحیح ثابت ہوا) اور آپ نے اپنے مبارک ہاتھ کو ان کے ہاتھ کی جگہ استعمال فرما کر ان کی طرف سے بیعت فرمائی کتنا پختہ اعتماد حضرت عثمان پر آپ کو تھا کہ وہ موجود نہیں ہیں ان کی طرف سے آپ عہد جان دینے کا فرما رہے ہیں۔ کیونکہ آپ کو یقین تھا کہ اگر وہ حاضر ہوتے تو ضرور ضرور بیعت فرماتے نیز بیعت کے شرف و فضیلت میں انکو شریک کرنا بھی مقصود تھا۔

اس واقعہ کا کوئی شیعہ مورخ بھی علانیہ انکار کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا پھر اس سے جو فضائل ثابت ہوتے ہیں ان کو بھی ائمہ اہل بیت کیطرح تسلیم کرکے سعادت مندی کا ثبوت دینا چاہیئے۔

غزدۂ تبوک کے موقعہ پر جب حضرت عثمانؓ نے ایک ہزار اشرفیاں خدا کے راستہ میں خرچ کرنے کے لئے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیں تو آپ ان اشرفیوں کو اپنے دامن میں الٹتے پلٹتے جاتے تھے۔ اور فرمارہے تھے کہ اب عثمان کو کچھ نقصان نہیں ہوسکتا آج کے بعد جو چاہیں کریں دو مرتبہ فرمایا۔ (مطلب یہ ہے کہ وہ ضرور جنت میں جائیں گے) (مسند احمد)۔

بخاری و مسلم کی روایت ہے کہ حضرت عثمان سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔

حضرت عثمان ہی ہیں جنہوں نے مدینہ منورہ میں منہ مانگی قیمت دیکر میٹھے پانی کا کنواں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کردیا مسجد نبوی میں جگہ کی تنگی ہوئی اس کی تعمیر و توسیع اپنے مال سے کروائی ہر موقعہ پر اسلام کی ترقی پر اپنا مال اپنی جان قربان کرتے رہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خاندان کے ائمۂ کرام نے حضرت عثمان کے فضائل و کمالات کو خوب خوب ذکر فرمایا ہے۔ اور ہم تمام سُنّی ان حضرات کو سچا سمجھتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ وہ ائمۂ کرام سب سُنّی تھے کیونکہ اسلام کا دوسرا عرفی نام (سنّیت) اہل سنت والجماعت ہوتا ہے جو لوگ بھی ان اماموں کی محبت و عقیدت کے دعویدار ہیں ان کو اپنے دعوے کی سچائی ثابت کرنے کے لئے سُنّی یعنی واقعی مسلمان بن جانا چاہیئے۔

اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔

اہل بیت کے اماموں کے ارشادات کی روشنی میں

حضرت عثمانؓ کی فضیلت

۱۔ امام حسن ابن علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھنے کے بعد جنگ کا ارادہ ختم کر دیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ہاتھ عرش پر رکھے ہوئے دیکھا اور حضرت ابو بکرؓ کو اپنا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر رکھے دیکھا اور حضرت عمرؓ کو اپنا ہاتھ حضرت ابو بکرؓ کے کندھے پر رکھے دیکھا اور حضرت عثمانؓ کو اپنا ہاتھ حضرت عمر کے کندھے پر رکھے ہوئے دیکھا اس کے بعد ایک خون دیکھا میں نے کہا یہ کیسا خون ہے تو مجھے بتایا گیا یہ عثمان کا خون ہے جسکے بدلے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ (المتقی عن الدیلمی بحوالہ تحفہ اثنا عشریہ)

۲۔ قیس ابن عباد کی روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے جنگ جمل کے دن فرمایا اے اللہ میں عثمانؓ کے خون سے تیرے سامنے برأت (پاکی) ظاہر کرتا ہوں جس دن حضرت عثمانؓ قتل کئے گئے میری عقل گم ہو گئی اور میں حواس باختہ ہو گیا اور لوگ مجھ سے بیعت کرنے آئے تو میں نے کہا مجھے ایسے لوگوں سے بیعت کرتے ہوئے شرم آتی ہے جنہوں نے ایسے شخص کو قتل کر دیا جس کے بارے میں حدیث پاک ہے کہ، اس سے فرشتے شرم کرتے ہیں، اس لئے میں کیوں نہ شرم کروں اس کے بعد جب حضرت عثمانؓ دفن کر دیئے گئے تو مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم کے اصرار پر حضرت علیؓ نے بیعت فرمائی (حوالہ بالا)۔

۳۔ امام محمد ابن حنفیہؒ سے نقل ہے کہ حضرت علیؓ نے جنگ کے دن فرمایا کہ حضرت عثمانؓ کے قتل کرنے والوں پر ہر جگہ اللہ کی لعنت ہو۔

دو تین مرتبہ یہی فرمایا۔ (حوالہ بالا)۔

۴۔ انساب الاشراف میں لکھا ہے کہ حضرت علیؓ حضرت عثمان کی شہادت کے دن اپنے گھر میں داخل ہوئے ان کی صاحبزادیاں آنکھوں سے آنسوؤں کو بہا رہی تھیں اور صاف کر رہی تھیں تو پوچھا کیوں رو رہی ہو انہوں نے کہا حضرت عثمان کے لئے رونا آرہا ہے تو حضرت علی بھی رونے لگے اور فرمایا روؤ لیکن کیا رونے سے صرف کام چل جائے گا۔ (بحوالہ مختصر تحفہ اثنا عشریہ)

۵۔ حضرت علیؓ سے نقل ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ صحابہ کرامؓ میں سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ (تاریخ طبری بحوالہ آیات بینات)

۶۔ محمد بن حنفیہ ہی کی روایت یہ بھی ہے کہ حضرت علیؓ کو یہ خبر پہونچی کہ حضرت عائشہؓ حضرت عثمانؓ کے قاتلوں پر لعنت بھیجتی ہیں تو حضرت علیؓ نے فرمایا (وانا العن قتلة عثمان لعنهم الله فی السهل والجبل) میں لعنت بھیجتا ہوں حضرت عثمان کے قاتلوں پر اللہ ان پر میدان اور پہاڑ یعنی ہر جگہ لعنت فرمائے۔ (بحوالہ تحفہ اثنا عشریہ)

۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ واللہ قد دفعت عنه۔ اللہ کی قسم میں نے تو ان کی یعنی عثمان کی طرف سے دشمنوں کے حملوں کو روکا ہے۔ (نہج البلاغہ بحوالہ تحفہ اثنا عشریہ)

۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسنؓ و حسینؓ اور محمد بن حنفیہ کے بعد اپنے لڑکوں کے نام ابوبکر و عمر اور عثمان رکھے تھے اور عبد اللہ جعفر ذوالجناحین نے اپنے ایک لڑکے کا نام ابوبکر اور دوسرے کا معاویہ رکھا تھا (بحوالہ تحفہ اثنا عشریہ)۔

جب ان ائمہ کرام نے خلفاء راشدین حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم سے نفرت کرنے والوں اور ان کو برا کہنے والوں کو دیکھا۔

ان حضرات سے اپنی محبت اور تعلق وعقیدت کو ظاہر کرنے کے لئے انکے فضائل زبان سے بھی بیان فرماتے اور عمل سے بھی ان کے تعلق کو ثابت فرمایا رشتہ داریاں کیں اپنی صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح حضرت عمرؓ سے حضرت علیؓ نے کر دیا اور اپنے لڑکوں کے نام ان حضرات کے ناموں پر رکھکر ان کی محبت کا اعلان فرمایا کیونکہ دوست کے نام سے بھی الفت ہوتی ہے اور دشمن کے نام سے بھی نفرت ہونے لگتی ہے۔

ایک سوال اور اس کا جواب

جب حضرت عثمانؓ کی شہادت پر تمام صحابہ کرام یہاں تک کہ حضرت علیؓ بھی رنجیدہ اور غم زدہ تھے تو انہوں نے بلوہ اور قتل کرنے والوں کا مقابلہ کیوں نہ کیا جب کہ بلوائیوں اور فسادیوں کی تعداد بھی صحابہ کرامؓ سے کم تھی؟

اس کا جواب یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ نے حضرت عثمان سے بلوائیوں کا کا مقابلہ کرنے ان سے جنگ کرنے کی اجازت کئی مرتبہ طلب کی مگر بلوائی بھی اپنے کو مسلمان کہتے تھے۔ اس لئے حضرت عثمانؓ نے اپنی نرم دلی کی وجہ سے صلح وصفائی سے کام چل جانے کے خیال سے اپنے کو مسلمان کہنے والوں کے خلاف تلوار اٹھانے کی اجازت نہیں دی۔ بلاذری نے انساب الاشراف میں محمد ابن سیرینؒ سے روایت کی ہے کہ حضرت زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضرات انصار دروازے پر کھڑے ہیں اور اجازت طلب کر رہے ہیں کہ ہم سب اللہ کے لئے مدد کرنے کو تیار کھڑے ہیں۔ حضرت عثمانؓ نے جواب دیا مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے کہ میری طرف سے جواب دیا جائے رک جاؤ۔

قاضی ابوبکر ابن عربی نے العواصم من القواصم میں لکھا ہے کہ کسی صحابی نے ان کی حفاظت سے اپنے کو دور نہیں رکھا ان کی اجازت کے منتظر تھے اگر وہ مدد چاہتے دو ہزار چار ہزار پر دیسی مقامی بیس ہزار کی آبادی پر غالب نہ آسکتے تھے لیکن وہ خود اپنے آپ کو صبر کے لئے آزمائش میں ڈالے ہوئے تھے۔ (انہوں نے مسلمانوں کو آپس کی خون ریزی سے بچانے کے لئے اپنے کو فدیہ میں قربانی کے لئے پیش کر دیا انہیں اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخصوص وصیت بھی تھی اسی لئے انہوں نے خلافت سے دستبرداری بھی نہ فرمائی اور اپنی آخری سانس تک مسلمانوں کو فتنہ سے بھی بچائے رکھا)
(بحوالہ تحفہ اثنا عشریہ)۔

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے مہاجرین کی طرف سے حضرت عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر فسادیوں سے جنگ کرنے کی اجازت طلب فرمائی۔ انہوں نے جنگ کی اجازت نہ دی ان حضرات نے اسی لئے باقاعدہ مقابلہ نہیں کیا مگر شورش کرنے والے جب آگے بڑھتے تھے تو ان کو روک دیتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ اپنے والد بزرگوار کے حکم سے اور حضرت عبداللہ ابن عمرؓ، حضرت عبداللہ ابن زبیر، حضرت عبداللہ ابن عامر ابن ربیعہ، حضرت ابوہریرہ وغیرہ رضی اللہ عنہم حضرت عثمان کے دروازے پر پہرہ دے رہے تھے اور بغاوت و سرکشی کرنے والوں کا مقابلہ کر کے پیچھے ہٹا رہے تھے اسی لئے ان ظالموں نے دیواروں پر چڑھ کر چھت پر سے نیچے مکان میں داخل ہو کر حضرت عثمانؓ کو قرآن پڑھنے کی حالت میں شہید کر دیا ابن سبا جو بقول بعض شیعہ مذہب کا بانی ہے اسکے

چیلوں نے یہ ملعون حرکت کی تھی پہرے دینے والوں اور دوسرے حضرات کے خیال میں بھی نہ تھا کہ چھت پر چڑھ کر اچانک حملہ کیا جائے گا اور امیر المومنین کو شہید کر دیا جائے گا ان قاتلوں سے حضرت علیؓ اتنا خفا اور ناراض تھے کہ ان سے بیعت لینا بھی گوارا نہ کیا حضرت عثمانؓ کے دفن کے بعد مہاجرین وانصار کی بیعت پر نظام اسلامی برقرار رکھنے کے لئے مسند خلافت پر بیٹھنا گوارہ فرمایا۔

دوسرے فتنہ بھڑکانے والوں کی قتل میں کامیابی کی یہ وجہ بھی تھی کہ وہ حج کا زمانہ تھا فسادی لوگ احرام باندھکر حاجیوں کے بھیس میں مختلف راستوں سے آئے تھے۔ حاجیوں کے لباس میں فتنہ کرنا سبائیوں کی پرانی عادت ہے۔ اور بہت سے صحابہ کرام مکہ مکرمہ حج کرنے تشریف لے گئے تھے مدینہ منورہ میں کم حضرات موجود تھے۔ تیسرے صلح کی گفتگو بھی چل رہی تھی صلح پسند حضرات سمجھے ہوئے تھے کہ بات چیت سے کوئی نہ کوئی حل نکل آئے گا جو مقدر میں تھا پیش آکر رہا۔ ہرگز ہرگز صحابہ کرام حضرت عثمان کے قتل پر راضی نہ تھے اور یہ بھی غلط مشہور ہے کہ تین دن کے بعد دفن کئے گئے اسی روز رات میں دفن کر دیئے گئے۔ فرشتے بھی ان کی نماز جنازہ میں شریک تھے صحابہ کرامؓ کو اس حادثہ فاجعہ کے اچانک پیش آنے کا بہت رنج تھا اور بہت ہی افسوس تھا سب حضرات خون عثمان کا بدلہ لینا چاہتے تھے صرف بدلہ لینے کے طریق کار میں اجتہادی اختلاف کے نتیجہ میں جنگ تک کی نوبت آئی اس میں بھی ہر صلح کی گفتگو کو یہ فسادی لوگ کسی نہ کسی فریب سے ناکام بناتے رہے آخر کار حضرت علیؓ کے بعد حضرت حسنؓ صلح کرنے میں کامیاب ہی ہو گئے مگر فسادی لوگ ہمیشہ اسلامی نظام کو

تباہ کرنے کی سازشیں کرتے رہے اور انقلاب در انقلاب کے منصوبے بناتے رہے اور آج بھی اسلام کے نام پر اسلام کے نیچے فدائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو پھیلانے والے قرآن وسنت کی روشنی عام کرنے والے صحابہ کرامؓ کو اور ان کے احسان کو جو تمام دنیا پر ہوا ہے تسلیم کرنے والوں کو دین سے خارج عاصی کہنے والے اپنی تلبیسی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہیں اصل قرآن مجید اور امام واجب الطاعہ کو غائب ماننے والے خود بھی اندھیرے میں بھٹک رہے ہیں اور دوسروں کے پاس جو قرآن وسنت اور سیرت صحابہ کرام کی روشنی موجود ہے اسے مٹانا چاہتے ہیں جب بقول وقرار خود نہ اصلی قرآن موجود ہے نہ اصلی قرآن اپنے پاس رکھنے والے امام ہی سامنے موجود ہیں پھر اسلام کو کیسے موجود مانا جائے؟

یہ اسلام دشمنی، قرآن دشمنی، رسول دشمنی، اہل سنت دشمنی نہیں ہے پھر کیا ہے۔ سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ۔

عقیدہ ۶

عشرہ مبشرہ یقینی جنتی ہیں جن میں حضرت طلحہؓ وزبیرؓ شامل ہیں

شیعہ مذہب کے عقیدے	اسلام کے عقیدے
شیعہ مذہب سوائے تین چار اصحاب کے	اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ تمام صحابہ کرامؓ

اسلام کے عقیدے

ناجی اور جنتی میں خاص طور سے وہ دس صحابۂ کرامؓ جنت میں اونچے درجوں پر ہوں گے جن کو نام بنام زبان نبوت سے جنتی تبلایا گیا ہے۔ حضرت طلحہؓ وزبیرؓ بھی ان میں شامل ہیں۔

شیعہ مذہب کے عقیدے

وہ تمام صحابۂ کرامؓ جنہوں نے بھی خلفائے راشدینؓ کا ساتھ دیا وہ بد دین اور جہنمی ہیں اور حضرت طلحہ وزبیرؓ تو امیر معاویہؓ کا ساتھ دینے کے سبب خصوصی مجرم ہیں۔

ثبوت

قرآن مجید کی آیتیں جو صحابہ کرام کے فضائل میں نقل ہو چکی ہیں ان میں حضرت طلحہؓ وزبیرؓ اور دیگر سبھی عشرۂ مبشرہ بدرجہ اولیٰ داخل ہیں احادیث وسیر میں ان حضرات کے خصوصی فضائل بھی آئے ہیں اور حضرت علیؓ سے ان کے گہرے تعلق اور جنگ میں انکی شرکت کی وجہ اور پھر اس سے دستبرداری کا بھی مفصل ذکر موجود ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکرؓ جنت میں ہوں گے عمرؓ جنت میں ہوں گے عثمانؓ جنت میں ہوں گے علیؓ جنت میں ہوں گے طلحہؓ جنت میں ہوں گے زبیرؓ جنت میں ہوں گے۔ عبدالرحمٰنؓ بن عوف جنت میں ہوں گے۔ سعد ابن ابی وقاصؓ جنت میں ہوں گے۔

ثبوت

یہ شیعہ مذہب کا اتنا مشہور اور مسلمہ عقیدہ ہے کہ ان کی اکثر کتابوں میں موجود ہے ان کے مذہب کی بنیاد ہی اسی عقیدہ عداوتِ صحابہ پر ہے اس لئے کسی حوالہ کی ضرورت نہیں ہے۔

سعید ابن زیدؓ جنت میں ہوں گے (ترمذی)۔ تمام حضراتؓ کے ناموں کو لے کر آخر میں ایک جملہ میں سب کو جنتی فرما سکتے تھے مگر الگ الگ ہر ایک کا نام لیکر جنتی فرمانے کی یہ وجہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آئندہ ہونے والے صحابہ کرام کے خلاف دشمنی رکھنے کا سبق دینے والے فتنہ کی خبر دی جاچکی تھی آپؐ نے پیشن بندی فرماتے ہوئے امت کو ہدایت فرمادی کہ خبردار یہ سب جنتی ہیں ان کے خلاف زبان مت کھولنا ورنہ ایمان کھو بیٹھو گے یہی مفہوم ہے جو صحابہ کرام کے حقوق کی ادائیگی کے تاکیدی حکم سے معلوم ہوتا ہے ورنہ آپؐ کے دور میں ان کی فضیلت واہمیت کا منکر کوئی بھی نہ تھا۔ یہ سب خبرداری آئندہ کے فتنہ سے بچنے کے لئے تھی، جنگ احد میں جب حضرت طلحہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی تلواروں اور نیزوں کے لئے اپنی پیٹھ کو ڈھال بنادیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قَدْ اَوْجَبَ طَلْحَةَ ۔ طلحہؓ نے اپنے لئے اللہ و رسول کی خوشی اور جنت کو واجب کرلیا"۔

حاکم نے ثور ابن مجزاۃ سے روایت کی ہے کہ میں جنگ جمل میں حضرت طلحہؓ کے پاس سے گزرا ان کی آخری سانسیں تھیں تو مجھ سے انہوں نے کہا تم کون ہو میں نے کہا امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے ہوں۔ تو کہا اپنا ہاتھ بڑھاؤ میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا انہوں نے میرے ہاتھ پر یہ فرماتے ہوئے بیعت کرلی کہ یہ حضرت علیؓ کے لئے بیعت ہے پھر ان کی روح پرواز کر گئی جب اس شخص نے حضرت علیؓ کو اس واقعہ کی خبر دی۔ فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر اور اس کے رسول کا قول سچا ہے۔ اللہ حضرت طلحہؓ کو میری بیعت کے ساتھ ہی جنت میں لے جانا چاہتا تھا حضرت زبیرؓ کو میدان جنگ میں حضرت علیؓ نے بلایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک

ایک حدیث یاد دلائی تو انہوں نے کہا مجھ سے بھول ہو گئی آپ نے اچھا ہوا یاد دلا دیا اب میں ہرگز آپ سے جنگ نہ کروں گا پھر شرمندہ ہو کر لشکر سے الگ چلے گئے ان کو ایک جھاڑی میں عمرو بن جرموز نے قتل کر دیا اور تلوار لے کر حضرت علیؓ کے پاس آیا اور کہا میں زبیر کا قتل کرنے والا ہوں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کیا تو زبیرؓ فرزند صفیہؓ کے قتل پر فخر کرتا ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے صفیہ کے بیٹے یعنی زبیر کے قاتل کو دوزخی ہونے کی بشارت دے دو یہ سنکر اس شخص نے خودکشی کر لی اور جہنم میں پہونچ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؓ کا قول سچا ثابت ہوا۔ حقیقت یہ ہے حضرت طلحہؓ حضرت زبیرؓ حضرت عائشہؓ حضرت علیؓ حضرت عمرو بن عاصؓ حضرت معاویہؓ کے درمیان کوئی بھی رنجش نہ تھی یہ آپس میں ایک دوسرے پر رحمت و شفقت کرنے والے ایثار پیشہ حضرات تھے۔ یہ آپس میں لڑنا نہیں چاہتے تھے چند دھوکہ دینے والے فسادیوں نے جو حضرت عثمانؓ کے قتل میں شریک تھے وہ جانتے تھے کہ اگر صلح ہو گئی تو ہماری خیریت نہیں ہے وہ آپس میں بدگمانیاں پھیلاکر اور مکر و فریب سے کام لیکر جنگ کے شعلے بھڑکاتے رہتے تھے بھولے بھالے صاف دل لوگ ان کی باتوں میں آکر غلط فہمی سے اختلاف کر بیٹھے بغض و کینہ سے ان کے سینے پھر بھی صاف و پاک رہے ہے

مفسدوں کی فتنہ پردازی ہوئی ⁂ باعث خونریزی جنگ جمل
ورنہ شیر حق سے طلحہ اور زبیرؓ ⁂ چاہتے ہرگز نہ تھے جنگ وجدل

عقیدہ ۷

مسئلہ امامت کی حیثیت

اسلام کے عقیدے

اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے امام، امیر المومنین، خلیفۃ المسلمین کا انتخاب ان کے باہمی مشورہ اور اجتماعی قبولیت سے ہوتا ہے۔ حدود شریعت کے اندر رہتے ہوئے ایسے حاکم کی اتباع واجب ہے امام معصوم نہیں ہوتا اور نہ امامت وخلافت کا منصب رسالت ونبوت کی طرح وہبی ہوتا ہے۔

⁘ ، ⁘ ، ⁘

شیعہ مذہب کے عقیدے

شیعہ مذہب میں امام اللہ کی طرف سے نبی ورسول کی طرح متعین ہوتا ہے۔ معصوم ہوتا ہے اس کو حلال وحرام کرنے کا اختیار ہوتا ہے اس کی اطاعت ہر حال میں فرض ہوتی ہے شیعوں کے فرقہ اثنا عشریہ کے نزدیک صرف بارہ امام اللہ تعالےٰ نے متعین فرمائے جن میں سے بارہویں امام ایک غار میں روپوش ہوگئے ہیں۔ وغیرہ ذالک من الخرافات۔ عقیدہ امامت دراصل عقیدہ ختم نبوت کا انکار ہے۔

ثبوت

اللہ تعالےٰ نے فرمایا،

۱۔ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

ثبوت

محقق طوسی علیہ الرحمہ در رسالہ قواعد الاعتقاد گفتہ اصول ایمان

وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔

(النساء پ۵)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور حاکموں کا جو تم میں سے ہوں پھر اگر اختلاف کرو کسی چیز میں تو اس کو لوٹاؤ اللہ اور اس کے رسول کی طرف اگر اللہ اور قیامت کے دن پر یقین رکھتے ہو۔"

اس آیت سے یہ باتیں معلوم ہوئیں۔

۱۔ حاکم اسلام اور اسکے نائب کا حکم ماننا ضروری ہے جب تک وہ خدا و رسول کے خلاف حکم نہ دیں۔ خدا و رسول کے خلاف ان کا حکم ہرگز نہ مانا جائے گا۔

۲۔ حاکم معصوم نہیں ہوتا اس سے غلطی ہوسکتی ہے۔

۳۔ (منکم) کے لفظ سے ظاہر ہے کہ

نزدِ شیعہ سہ چیز است تصدیق بوحدانیت خدا در ذات او در افعال او و تصدیق بہ پیغمبری پیغمبراں، و تصدیق بامامتِ ائمہ بعد از پیغمبراں۔

(بحوالہ آیات بینات)

محقق طوسی علیہ الرحمہ نے رسالہ قواعد الاعتقاد میں کہا ہے کہ ایمان کے اصول شیعہ کے نزدیک تین چیزیں ہیں اول خدا تعالٰی کو اس کی ذات اور افعال میں ایک ماننا دوسرے پیغمبروں کی پیغمبری کی تصدیق کرنا تیسرے پیغمبروں کے بعد اماموں کی امامت کی تصدیق کرنا۔"

تینوں خلفاء راشدین حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ اور صحابہ کرامؓ کے کفر کو بھی حضرت علیؓ کے امام بلافصل نہ ماننے کے سبب علمائے شیعہ ثابت کرتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں۔

احسن ایں کہ امامت بلافصل

اسلام کے عقیدے

امام مسلمانوں میں سے ان کی مرضی پر منتخب ہوگا۔

۴۔ باہمی اختلافات کا فیصلہ خواہ وہ اختلافات رعایا کے درمیان ہوں یا حکومت اور عوام کے درمیان ہوں۔ ان کا فیصلہ حکم خدا و رسول کے تحت کرنا چاہئیے۔

۲۔ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ (الشوریٰ)

یعنی مسلمانوں کا معاملہ آپس کے مشورہ سے طے ہوگا امام کا انتخاب بھی اس آیت کے تحت باہمی مشورہ سے ہونا چاہئیے اسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد باوجودیکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت و خلافت کے اشارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے موجود تھے پھر بھی صحابہ کرامؓ نے باہمی مشورہ سے حضرت ابوبکرؓ کو

شیعہ مذہب کے عقیدے

علی ابن ابی طالب علیہ السّلام و ہمچنیں امامت سائر ائمہ نزد امامیہ از اصول دین مثل توحید و نبوت است۔ و رکنے از ارکان ایمان نہ جزء از اسلام است (بحوالہ آیات بینات)

یعنی "بہتر یہ ہے کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی امامت بلافصل ایسے ہی تمام اماموں کی امامت شیعہ امامیہ کے نزدیک توحید و سنت کے مثل اصولِ دین سے ہے اور ایمان کے رکنوں میں سے ایک رکن ہے ایسا نہیں ہے کہ صرف اسلام کا ایک حصہ ہو"۔

شیعہ کتب میں جابجا تصریح ہے اور اس عقیدہ کو وہ اپنی اذانوں اور بیانوں میں برابر ظاہر کرتے رہتے ہیں کہ ان کو مذہب میں اماموں کی امامت کا عقیدہ

اِسلام کے عقیدے

اپنا امام وخلیفہ منتخب ومتعین کیا اوران کے بعد ان کے نامزد کردہ حضرت عمرؓ کی خلافت کو تمام مسلمانوں نے اجماعی طور پرقبول کرکے اللہ کے رسولؐ کے کے منشاء ومرضی کو سمجھتے ہوئے اس پر عمل کیا حضرت علیؓ نے بھی سچے دل اور پورے اخلاص اور نیک نیتی سے ان حضرات کی امامت کوقبول فرمایا۔ اور ہمیشہ مشورہ وتعاون دیتے رہے اوران کے دنیا سے جانے کے بعد اپنے دور خلافت میں بھی ان کی فضیلت و مرتبہ بار بار تنہائی اور منبر پر بیان کرتے رہے۔

شیعہ مذہب کے عقیدے

توحید وسنت کے مثل ہے اس کا انکار کرنے والا کافر ہے اور امام اللہ کی طرف سے متعین اور معصوم ہوتا ہے۔

تعجب ہے اماموں کے اللہ تعالےٰ کی طرف سے متعین ہونے کے باوجود شیعہ صاحبان جنکو اہل بیت مانتے ہیں ان کے درمیان امامت کے دعوؤں میں اختلاف وجنگ کی نوبت آئی اور فرقوں میں فرقے بنتے چلے گئے اگر خدا کی طرف سے امام متعین ہوتے تو کم از کم اہل بیت کرام تو امامت کے مسئلہ پر متفق رہتے ان کا اختلاف ظاہر کرتا ہے کہ امام کا انتخاب وہ بندوں کا حق سمجھتے تھے اور اسے بنیادی عقائد میں شمار کرکے مدار ایمان نہیں مانتے تھے۔

عقیدہ ۵

اللہ کے تمام پیغمبر معصوم ہیں

اسلام کے عقیدے

اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ اللہ کے تمام پیغمبر ہر قسم کے گناہ سے معصوم ہوتے ہیں ان سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا ان میں اچھائیاں ہی اچھائیاں ہوتی ہیں۔

شیعہ مذہب کے عقیدے

شیعہ مذہب میں انبیاء علیہم السلام سے گناہ سرزد ہوتے ہیں بلکہ ان میں اصول کفر موجود ہوتے ہیں اور وہ حسد و حرص بھی رکھتے ہیں۔ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ۔

ثبوت

اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

۱۔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ۔

(پ انعام)

ترجمہ: اللہ خوب جانتا ہے اس موقعہ کو جہاں بھیجے اپنی رسالت،

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ خدا ہی جانتا ہے کون شخص اس کا اہل ہے کہ پیغمبری کے منصب پر

ثبوت

امام جعفر صادق نے فرمایا اصول کفر تین ہیں۔ حرص، تکبر، حسد۔ حرص آدم میں تھا جب ان کو درخت کے کھانے سے منع کیا تو حرص نے ان کو آمادہ کیا انہوں نے اس درخت میں سے کھالیا،،

(اصول کافی بروایت ابوبصیر ترجمہ)

دوسری روایت حیاۃ القلوب

شیعہ مذہب کے عقیدے	اسلام کے عقیدے

اسلام کے عقیدے

فائز کیا جائے اور اس عظیم الشان امانتِ الٰہیہ کا حامل بن سکے"۔

۲۔ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىٓ اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ ذُرِّيَّةً ۢ بَعْضُهَا مِنْ ۢ بَعْضٍ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

(پ ۳ آل عمران)

ترجمہ:۔ "بے شک اللہ نے پسند کیا آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم کے گھر کو اور عمران کے گھر کو سارے جہاں سے جو ایک دوسرے کی اولاد تھے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے"۔

۳۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

(پ ۴ آل عمران)

ترجمہ:۔ "اور اللہ نہیں ہے کہ خبر دے تم کو غیب کی اور لیکن

شیعہ مذہب کے عقیدے

حیاۃ القلوب جلد اول میں ہے"۔

"آدم و حوا نے اماموں کی طرف حسد کی آنکھ سے دیکھا خدا نے ان کو ان کے نفس کے حوالہ کر دیا اور اپنی مدد اور توفیق روک لی"۔

(ترجمہ)

حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ جب آدم و حوا نے عرش پر نام آنحضرت، علیؓ فاطمہؓ اور حسنینؓ کا نور سے لکھا ہوا دیکھا تو کہا اے پروردگار کیا ان کا مرتبہ بلند ہے اور یہ تیرے محبوب ہیں تب خدا نے فرمایا اگر یہ نہ ہوتے تو میں تم کو پیدا نہ کرتا۔ یہ لوگ میرے علم کا خزانہ ہیں اور میرے اسرار کے امانت دار ہیں۔ اے آدم و حوا ڈرتے رہنا اور ان کو حسد کی نظر سے نہ دیکھنا،

اسلام کے عقیدے	شیعہ مذہب کے عقیدے
اللہ منتخب کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اپنے رسولوں میں سے۔" یعنی رسالت کا پیغام پہونچانے اور غیبی خبریں دینے کے لئے اللہ کے بہت ہی خاص منتخب پسندیدہ بندے متعین ہوتے ہیں نبوت ورسالت وہبی ہے کسبی نہیں ہے۔ مخلوق کے فائدے کے لئے کسی خلاف اولیٰ کام کو پیغمبر سے کرانے میں بھی مصلحت و حکمت ہے اس کی بنیاد پر پیغمبر پر طعن کرنا کفر ہے۔ (العیاذ باللہ)	اور ان کے مرتبہ اور درجہ کی تمنا نہ کرنا ورنہ میری نافرمانی اور عصیان میں داخل ہو گے اور تم دونوں ظالموں میں ہو جاؤ گے شیطان نے ان دونوں کو وسوسہ دیا۔ اور فریب میں لایا آخر انہوں نے حسد کی نظر سے پنجتن کی طرف دیکھا اس لئے آدم و حوا دونوں معتوب و ذلیل ہو گئے۔ (بحوالہ آیات بینات)

عقیدہ ۹
موت کے بعد دنیا میں زندہ واپسی

اسلام کے عقیدے	شیعہ مذہب کے عقیدے
اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ موت کے بعد کوئی دنیا میں زندہ واپس	شیعہ مذہب میں یہ ہے کہ موت کے بعد بھی بعض حضرات زندہ کئے جائینگے۔

اسلام کے عقیدے

زندگی گزارنے اور اپنے کئے کی سزا بھگتنے کے لئے نہیں آئیگا۔

ثبوت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝

(پ۱۸ مومنون)

یعنی مجرم کہے گا اے میرے رب مجھے دنیا میں واپس کردے تاکہ میں نیک عمل کروں اس میں جو فرو گذاشت ہوئی حکم ہوگا ہرگز نہیں بے شک نہیں یہ بس اس کہنے والے کا قول ہوگا اور حالت یہ ہوگی ان مجرموں کے لئے میدانِ حشر میں جمع کئے جانے تک برزخ میں ٹھہرنا ہے۔

شیعہ مذہب کے عقیدے

اور اپنے کئے کی سزا پائیں گے۔

ثبوت

شریف مرتضےٰ نے مسائل ناصریہ میں لکھا ہے۔

• بے شک ابوبکر و عمر امام مہدی کے زمانہ میں ایک درخت پر سولی چڑھائے جائیں گے۔

اور جابر جعفی نے یہاں تک کہا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی دنیا میں پھر آئیں گے بلکہ اس گستاخ نے دَآبَّةُ الْاَرْضِ (زمین کے جانور) سے جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے حضرت علی کو مراد لیا ہے۔ بعض شیعہ علماء نے کہا ہے خلفاء ثلاثہ حضرت ابوبکر و عمر و عثمان اور معاویہ یزید مروان ابن زیاد جیسے لوگ دوبارہ اسی دنیا میں زندہ کرکے لائے جائیں گے اور امام مہدی کے

اسلام کے عقیدے

یہ آیت مطلق ظاہر کر رہی ہے کہ دنیا میں سزا بھگتنے کے لئے کسی کی واپسی ہرگز نہ ہوگی۔

شیعہ مذہب کے عقیدے

زمانہ میں اہل بیت کے اماموں پر ظلم کرنے کی سزا پاکر پھر مرجائیں گے (بحوالہ تحفہ اثنا عشریہ)
یہ عقیدہ آریہ دھرم کے آواگون جیسا عقیدہ ہے۔

عقیدہ ۱۰

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام احکام کی تبلیغ فرمادی

اسلام کے عقیدے

اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے جو احکام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے وہ آپ نے پورے کے پورے امت کو پہونچادیے آپ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرتے تھے۔

شیعہ مذہب کے عقیدے

شیعہ مذہب میں اللہ کے آخری پیغمبر نے بھی صحابہ کرامؓ کے ڈر سے بعض احکام کی تبلیغ نہیں فرمائی خصوصاً حضرت علیؓ کے خلیفہ بلا فصل ہونیکا اعلان ابوبکرؓ و عمرؓ کے ڈر سے نہیں کیا بلکہ حضرت علیؓ کو بھی وصیت فرماگئے چاہے جو ہوتا رہے تم حق چھپائے رکھنا اور تقیہ کرنا۔

اسلام کے عقیدے

ثبوت

اللہ تعالے نے فرمایا۔
یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ
(پ۶ مائدہ)

ترجمہ :۔ "اے رسول پہونچا دو جو تم پر نازل کیا گیا تمہارے رب کی طرف سے اور اگر ایسا نہ کیا تو آپ نے اس کا کچھ پیغام نہ پہونچایا اور اللہ آپ کی لوگوں سے حفاظت فرماتا رہے گا"

شیعہ مذہب کے عقیدے

ثبوت

مولوی دلدار علی صاحب مجتہد شیعہ مذہب نے عماد الاسلام میں اور اس مذہب کے بہت سے علماء نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر آنحضرت ؐ کو حکم ملا تھا کہ حضرت علی کی خلافت بلا فصل کا اعلان فرمادیں۔ مگر آپ نے عذر کرکے ٹالدیا۔ آخر کار اللہ تعالے کے مکرر خطاب فرمانے پر کہا بھی تو گول مول الفاظ کہے صاف بیان نہ فرمایا۔ (بحوالہ آیات بینات)

جب اللہ تعالیٰ نے حفاظت کا وعدہ کرکے تمام حکموں کو پورے طور پر پہونچانے کا حکم دے دیا تو کیا نعوذ باللہ رسول کو بھی اللہ کے وعدہ پر یقین نہ تھا؟ جو بعض حکم چھپانے پڑے۔ حقیقت یہ ہے آپ نے سب حکم پہونچا کر رسالت کا حق ادا کردیا اور حجۃ الودع میں اس کی شہادت بھی موجود مسلمانوں سے لے لی۔

عقیدہ ع۱۱

مسلمانوں میں اصلی قرآن مجید محفوظ و موجود ہے

دفعہ ۱

شیعوں کا عقیدہ تحریف قرآن

اسلام کے عقیدے

اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ۔ اصلی قرآن مجید کامل و مکمل آج بھی مسلمانوں میں موجود ہے یہی قرآن مجید جیسے مسلمان پڑھتے پڑھاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا کوئی کمی زیادتی کسی قسم کی تحریف لفظی قرآن مجید میں ہوئی ہے نہ ہوگی قرآن مجید رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ معجزہ ہے وہ ایسا کلام ربانی ہے جیسے مٹایا نہیں جا سکتا جس کا مقابلہ فصاحت و بلاغت اور سرعت تاثیر میں نہ کیا جا سکا نہ کیا جا سکتا ہے تواتر کے ساتھ نازل ہونے کے وقت سے اب تک نقل ہوتا آیا ہے۔

شیعہ مذہب کے عقیدے

شیعہ مذہب کا نہایت ضروری بلکہ صحابہ کرام سے عداوت رکھنے کے سبب یہ بنیادی عقیدہ ہے کہ قرآن مجید میں پانچ قسم کی تحریف ہوئی ہے۔

۱۔ قرآن مجید میں کمی ہوگئی۔

۲۔ اضافہ کر دیا گیا۔

۳۔ الفاظ بدل دیئے گئے۔

۴۔ حروف بدل دیئے گئے۔

۵۔ آیتوں اور سورتوں کی ترتیب خراب کر دی گئی۔ اس عقیدہ کی وجہ سے شیعہ مذہب میں برے عقیدے اور برے اعمال داخل ہوگئے اور ان کی اصلاح کی بنیاد ہی ختم کر دی گئی۔

اسلام کے عقیدے

نہ کبھی غائب ہوا نہ کسی کے پاس چھپا رکھا ہے۔

ثبوت

اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

۱۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ ۔ (پ۱۴ حجر)

"ہم نے ہی یہ ذکر (قرآن) اتارا ہے اور ہم ہی ضرور اس کی حفاظت و نگہبانی کر رہے ہیں"

۲۔ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ؕ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۚ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۚ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ؕ (پ۲۹ القیامہ)

ترجمہ۔ "آپ اس کے پڑھنے پر اپنی زبان نہ چلائیں تاکہ جلدی اُسے سیکھ لیں اس کو جمع رکھنا ہمارے ذمہ ہے اور اس کو پڑھوانا پھر جب ہم (فرشتہ کی زبانی) پڑھنے لگیں تو اس کے پڑھنے کے ساتھ

شیعہ مذہب کے عقیدے

" " "

" " "

ثبوت

تمام علمائے شیعہ کو اس عقیدہ کا اقرار ہے جن بعض نے انکار کیا ہے وہ انکا تقیہ ہے کیونکہ شیعی اصول پر قرآن مجید میں تحریف ماننی لازم ہے وہ صحابہ کرامؓ کی برائی کرتے ہیں اور قرآن مجید ان کی تعریف سے بھرا ہوا ہے اس لئے کسی شیعی تبرائی کا ایمان قرآن مجید پر ممکن نہیں ہے۔

اصول کافی صہ ۱۳۹ مطبوعہ لکھنؤ میں ایک باب کا عنوان ہے۔

لم یجمع القرآن الا الائمہ

"قرآن کو اماموں کے علاوہ کسی نے جمع نہیں کیا"

اس سلسلہ میں موجودہ قرآن مجید کے غیر معتبر اور تحریف شدہ

اسلام کے عقیدے

رہے پھر مکرر ہمارے ذمہ ہے
اس کو بیان کرنا،،

فائدہ:- جب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید پڑھوانے اور اسے بیان کرانے کی ذمہ داری لی ہے اسے کوئی کیسے بدل سکتا ہے؟

۳- وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِیْزٌ ۝ لَا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۝ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ۝

ترجمہ:- " اور بے شک وہ کتاب ہے نادر اس میں باطل کا دخل نہیں ہوسکتا نہ سامنے سے نہ پیچھے سے اتاری ہوئی ہے حکمتوں والے سب تعریفوں والے کی"۔

۴- كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۝ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ۝

(پ ۳۰ عبس)

شیعہ مذہب کے عقیدے

ہونے کی بہت سی روایتیں لکھی ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

۱- امام جعفر صادق نے فرمایا یہ آیت اس طرح نازل ہوتی تھی مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فِيْ وِلَايَةِ عَلِيٍّ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا۔ (سورۃ احزاب)

اب "فی ولایۃ علی،، نہیں ہے۔
(اصول کافی ص ۲۶۲)

۲- امام جعفر صادق نے فرمایا اللہ کی قسم یہ آیت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اسطور سے نازل ہوئی تھی۔

ولقد عہدنا الیٰ آدم من قبل کلمات فی محمد وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین من ذریتہم فنسی۔

اب یہ آیت سورہ طٰہٰ میں ایسے نہیں ہے۔ (ص ۲۶۳ حوالہ بالا)

۳- اسی کتاب کے اسی صفحہ میں

اسلام کے عقیدے	شیعہ مذہب کے عقیدے
ترجمہ :- ہرگز نہیں بلاشک یہ نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے اس سے نصیحت لے لکھی ہے عزت کے ورقوں میں اونچے رکھے ہوئے نہایت ستھرے ہاتھوں میں لکھنے والوں کے جو بڑے درجہ والے نکوکار ہیں"۔	امام باقر سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جبرئیل نے یہ آیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے پڑھائی تھی بئس ما اشتروا بہ انفسھم ان یکفروا بما انزل اللہ فی علی بینا۔ مگر اب بدل دی گئی۔
۵۔ الٓمٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ۔ (البقرہ)	۴۔ امام رضا سے روایت ہے کہ یہ آیت اس طرح تھی۔
ترجمہ :- "الم ۝ یہ (باعظمت) کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے"۔	"کبر علی المشرکین ما تدعو ھم الیہ یا محمد من ولایۃ علی"۔
۶۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ (رحمٰن)	موجودہ قرآن محمد میں "من ولایۃ علی" نہیں ہے۔ علامہ طبری کی کتاب احتجاج مطبوعہ طہران میں ص ۱۲۹ سے ص ۱۳۱ تک ایک بڑی روایت ہے۔ جس کے آخر میں ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا۔
"رحمٰن ہے کہ قرآن کی تعلیم دی"۔ ان آیتوں سے یہ عقیدے ثابت ہوئے۔	ولو علم المنافقون لعنھم
۱۔ قرآن مجید کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے وہ ہرگز مٹ نہیں سکتا۔	اللہ من ترک ھذہ الآیات التی

اسلام کے عقیدے	شیعہ مذہب کے عقیدے
۲۔ یہ وعدہ مسلمانوں میں قرآن مجید کے موجود رکھنے کے لئے ہے تاکہ وہ اس سے ہدایت حاصل کرتے رہیں اور انبیاء کرام کی بعثت کا سلسلہ ختم ہو جانے سے شریعت کا سرچشمہ بند نہ ہو جائے۔ ۳۔ قرآن مجید وہ سچا کلام ہے جس میں باطل اور جھوٹ کسی طرف سے داخل نہیں کیا جا سکتا۔ ۴۔ قرآن مجید کے پڑھوانے اس کے بیان کرانے اور مکمل طور پر امت تک پہونچانے کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود لی ہے۔ ۵۔ قرآن مجید میں کسی قسم کا شک نہیں ہے۔ ۶۔ قرآن مجید کی حفاظت پر انسانوں کے علاوہ بزرگ فرشتوں کو متعین کیا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔	بینت لک تاویلہا لاسقطوہا مع ما اسقطوا منہ۔ یعنی اگر ملعون منافقوں کو معلوم ہو جاتا کہ یہ آیتیں جن کی تفسیر میں نے بیان کی ہے اس طرح ہے تو وہ ان کو قرآن سے الگ کر دیتے جیسے انہوں نے دوسرے حصہ کو الگ کر دیا ہے یہ بھی فرمایا کہ خدا اگر قرآن میں سلام علی آل محمد کہتا تو جمع کرنے والے (صحابہ کرام) اس کو نکال دیتے جیسے دوسری آیتوں کو نکال دیا تفسیر عیاشی میں امام جعفر صادق سے نقل ہے انہوں نے فرمایا۔ " اگر قرآن ویسے ہی پڑھا جائے جیسے اُتارا گیا ہے تو اس میں میرا نام ملے گا " اصول کافی ص ۶۷۱ پر یہ روایت بھی ہے کہ اصلی قرآن ستر ہزار آیت کا ہے، سورہ لم یکن میں ستر قریش کے

اسلام کے عقیدے

ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بهما کتاب الله و سنتی (موطا امام مالک)

"میں نے دو امر تم میں چھوڑے ہیں جب تک ان کو مضبوطی سے تھامے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے اللہ کی کتاب اور اپنی سنت"

عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ان کو خبر دی کہ جلد ہی فتنے ظاہر ہوں گے آنحضرتؐ نے پوچھا ان سے بچ نکلنے کا کیا طریقہ ہے بتلایا اللہ کی کتاب (رواہ رزین)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"ہر چیز کے لئے کوئی شرافت اور افتخار ہوتا ہے میری امت کی رونق اور افتخار قرآن ہے۔

(رواہ الحلیہ)

شیعہ مذہب کے عقیدے

نام تھے جو نکال دیئے گئے سورۂ ولایت جس میں سورۂ انعام کے برابر آیتیں تھیں جن میں اہل بیت اور ان کے اماموں کے فضائل واحکام لکھے تھے وہ پوری غائب کر دی گئی۔

حسین ابن تقی نوری طبری جو شیعہ مذہب کے بڑے عالم تھے انہوں نے ایک کتاب لکھی ہے اصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب۔"

(اللہ پروردگار پروردگاراں کی کتاب کے بدلنے کو ثابت کرنے میں اصل الخطاب) یہ کتاب سنہ ۱۲۱۸ھ میں ایران سے شائع ہوئی تھی اس میں سورۂ ولایت اس طرح لکھی تھی۔ یایها الذین آمنوا بالنبی والولی الذین بعثنا هما یهدیا نکم الی صراط مستقیم ٥ نبی وولی بعضهما من بعض وانا العلیم الخبیر ٥

(بحوالہ مختصر تحفہ اثنا عشریہ عربی والنجم لکھنؤ)

اسلام کے عقیدے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"اس کتاب یعنی قرآن پاک کی وجہ سے کتنے ہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ بلند مرتبہ عطا کرتا ہے اور کتنے لوگوں کو پست و ذلیل کرتا ہے"۔ (رواہ مسلم)
قرآن کو چھوڑنے کی وجہ سے شیعہ صاحبان فتنوں میں مبتلا ہیں۔

شیعہ مذہب کے عقیدے

احتجاج طبرسی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے کہ ایک زندیق کے جواب میں انہوں نے فرمایا۔
انهم ایتوافی الکتاب الخ
یعنی ان جمع کرنے والوں نے کتاب اللہ میں جو اللہ نے نہیں فرمایا اسے بھی شامل کر دیا تاکہ خلیفہ کے سامنے التباس کر سکیں اور یہ بھی فرمایا۔
"قرآن جمع کرنے والوں نے وہ باتیں اپنی طرف سے کتاب اللہ میں بڑھا دیں جن سے وہ اپنے کفر کے ستونوں کو مضبوط کر سکیں"۔
تفسیر عیاشی میں امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ۔ لولا انه زید فی القرآن الخ۔
یعنی اگر قرآن میں زیادتی اور کمی نہ کی گئی ہوتی تو کسی عقل والے پر ہمارا حق چھپا نہ رہتا"۔
اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف احتجاج کی اس طویل روایتیں زندیق کا جواب دیتے ہوئے آپ کی طرف یہ قول منسوب کیا گیا ہے۔
ولو شرحت لک الخ یعنی اگر میں تجھ سے وہ تمام باتیں بیان کر دوں جو

قرآن سے نکال ڈالی گئی ہیں اور بدل دی گئی ہیں تو بات لمبی ہو جائے اور جس چیز کے اظہار سے یعنی اولیاء اللہ کے مناقب اور دشمنوں کے معائب کے ذکر سے تقیہ منع کر رہا ہے وہ چیز ظاہر ہو جائے۔

علامہ محسن کاشی نے تفسیر صافی میں ان روایات کو لکھنے کے بعد لکھا ہے۔

"اقوال المستفاد دام یعنی میں کہتا ہوں اہل بیت علیہم السلام سے منقول اس قسم کی روایتوں اور اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ (ان القرآن الذی بین اظہرنا لیس بتمامہ الخ) جو قرآن ہمارے یہاں موجود ہے وہ ویسا پورا نہیں ہے جیسا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا بلکہ اس میں اللہ کے اتارے ہوئے کے خلاف موجود ہے اور اس میں بدلا ہوا اور تحریف کیا ہوا کلام بھی ہے اور اس میں سے بہت سی چیزیں نکال دی گئی ہیں جن میں حضرت علی کا نام بھی بہت جگہ تھا جو نکال دیا گیا اور لفظ آل محمد کئی جگہ تھا اور منافقوں کے نام بھی کئی مقامات پر تھے جو حذف کر دیئے گئے اور یہ قرآن اس ترتیب پر جو اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک تھی نہیں ہے۔" (بحوالہ النجم قدیم)

سورہ الم نشرح میں وجعلنا علیا صہرک تھا جو نکال دیا گیا۔ تفسیر صافی میں اپنے تمام مشائخ کا نام لے لے کر ذکر کر کے یہ بتلایا گیا ہے وہ سب یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ موجودہ مسلمانوں میں پائے جانے والے قرآن میں تحریف ہوئی ہے کمی اور زیادتی کی گئی ہے شیعہ مذہب کے علماء اپنے مذہب کا یہ عقیدہ ہرگز چھپانے کی طاقت نہیں رکھتے اسلئے مجبور ہو کر اقرار کرتے ہیں قرآن مجید اصلی مسلمانوں میں موجود نہیں ہے۔ اگر شیعہ موجودہ قرآن مجید کو

اصلی اور مکمل ماننے لگیں تو انہیں صحابہ کرام خصوصاً حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ اور حضرت عثمان و حضرت عائشہ و دیگر امہات المومنین کے فضائل و کمالات اور درجات و مراتب کا اقرار کرنا پڑے گا جسے قرآن مجید میں خوب خوب بیان کیا گیا ہے اور پھر شیعہ مذہب جسکی بنیاد ہی عداوت و بغض اصحاب نبوی رضی اللہ عنہم پر ہے اور جس مذہب میں عقیدہ امامت اور تبرابازی اور اولیاء نبوی کی بدگوئی کو ہی بڑی عبادت سمجھا جاتا ہے وہ مذہب ہی موجودہ قرآن مجید پر سچا ایمان لانے سے ختم ہو جائے گا اسی لئے کوئی تبرائی شیعہ سچے دل سے قرآن پر ایمان نہیں رکھتا ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو قرآن مجید کے حفظ اور اس کی نگہبانی کی نعمت سے محروم کر دیا۔ (تفصیل کیلئے اس موضوع پر شیعہ اور قرآن کا مطالعہ کر لیا جائے)

سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

بارہویں امام غائب ہو گئے

اسلام کے خلاف شیعوں نے مذکورہ بالا عقیدوں کے علاوہ بھی بہت سے عقیدے گڑھے ہیں مثلاً عقیدۂ بداء یعنی اللہ تعالیٰ سے خبر دینے میں غلطی ہو جانا، اللہ تعالیٰ کا خالق خیر صرف ہونا وغیرہ وغیرہ مگر ہم ان کے بارہویں امام کے غائب ماننے کے عقیدے کا لحاظ کرتے ہوئے صرف گیارہ عقیدوں کے تفصیلی ذکر پر قناعت کرتے ہیں شیعہ مذہب کی اسلام دشمنی اور قرآن مجید کی مخالفت سمجھنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے ع

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

شیعوں کے فرقہ اثنا عشریہ کا خیال یہ ہے کہ گیارہویں امام حسن عسکری کی وفات ربیع الاول ۲۶۰ھ میں ہوئی ان کا نرگس لونڈی کے بطن سے ایک چھوٹی عمر کا لڑکا تھا جس کا نام م۔ ح۔ م۔ د (محمد) تھا یہ لڑکا امام حسن عسکری کی وفات سے دس دن پہلے بہت سے تبرکات و علامات امامت وغیرہ لے کر غار سُرَّ مَنْ رَاٰی میں چھپ گیا یہی بارہویں امام مہدی ہیں جن کے ظہور کا وقت کئی مرتبہ ٹالا گیا ہے اب متعین نہیں ہے اب جب تک بارہویں امام تشریف نہیں لاتے ہیں امامت کی علامتوں اور تبرکات اور اصلی قرآن مجید سے تبرائی مذہب کی امت محروم ہے ضلال مبین (کھلی ہوئی گمراہی) میں بھٹک رہی ہے اور نہ جانے کب تک بھٹکتی رہے ہے۔ حدیث ثقلین میں پہلی چیز قرآن مجید ہی تھی جب اسی کو چھوڑ بیٹھے اور اسی کی تحریف کے قائل ہو گئے تو اب گمراہی کے سوا باقی ہی کیا رہ گیا ہے عبرت حاصل کرنے والے نصیحت حاصل کریں ؎

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو
میری سنو جو گوش نصیحت نیوش ہو

شیعہ مذہب کے مسائل

متعہ یا بدکاری

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے حلال ہونے کی دو شکلیں بیان فرمائی ہیں اول نکاح دوسرے مِلکِ یمین یعنی جائز طریقے سے حاصل ہونے والی باندی کی ملکیت اور پھر فرمایا۔ فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ یعنی جو ان دو راستوں کے سوا کوئی تیسرا راستہ چاہے ایسا کرنے والے حد سے نکلنے والے ہیں مگر شیعہ مذہب اس حکم خداوندی کے خلاف

عورت کے حلال ہونے کا تیسرا طریقہ متعہ ہے جس میں تھوڑے
وقت کے لئے عورت کو کچھ دے کر اس سے بیوی جیسا فائدہ اٹھانا
حلال ہوتا ہے اور یہ متعہ اتنی بڑی عبادت ہے کہ متعہ کرنے والے مرد
و عورت جو حرکتیں کرتے ہیں ان کی ہر حرکت پر ان کو ثواب ملتا ہے
جب وہ غسل کرتے ہیں تو غسل کے پانی کے قطرہ سے فرشتے پیدا ہوتے
ہیں۔ اور یہ لاتعداد فرشتے قیامت تک تسبیح و تقدیس میں مشغول رہیں گے
جو متعہ نہ کرے وہ قیامت کے دن نکٹا اٹھے گا"۔
شیعہ عقائد نامی کتاب میں متعہ کی حمایت کرتے ہوئے لکھا ہے نکاح
اور متعہ میں کوئی فرق نہیں بلکہ نکاح کی دو قسمیں ہیں ١ نکاح دائمی ٢ نکاح
غیر دائمی"۔ اور پھر دوسری قسم تھوڑی دیر والے ہمیشہ کے لئے نہ کئے
جانے والے نکاح پر اجر و ثواب ثابت کیا ہے اور نکٹا اٹھائے جانے کا
مطلب یہ لیا ہے کہ کرنے والا ذلیل و رسوا ہوگا۔ چلئے یہی مطلب مان
لیجئے مگر کیا کوئی عقل والا پیشہ ور عورتوں کی زناکاری اور اس خوب
صورت اصطلاح متعہ میں کچھ فرق بتلا سکتا ہے وہ بھی تو اجرت لے کر
اپنے پر قابو دیتی ہیں اور متعہ میں بھی ایسا ہی اختیار مل جاتا ہے نام
بدلنے سے حقیقت نہیں بدلتی ہے اور یہ قطعی افتراء والزام ہے کہ متعہ پہلے
حلال تھا حضرت عمرؓ نے حرام کر دیا۔ استغفر اللہ العظیم۔

جھوٹ بولنا یا تقیہ

قرآن مجید میں جھوٹوں پر اللہ کی لعنت وارد
ہوئی ہے مگر شیعہ مذہب میں تقیہ کے نام پر
جھوٹ بولنا بہت بڑی عبادت ہے۔ امام جعفر صادق کی طرف منسوب
کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ "دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تقیہ میں
ہیں اور جو تقیہ نہ کرے وہ بے دین ہے"، امام باقر علیہ السلام نے فرمایا۔

تقیہ میرا دین ہے اور میرے باپ دادا کا دین ہے۔" (اصول کافی ص۱۸۱، ص۱۸۶ بحوالہ النجم قدیم)۔

شیعہ مذہب کے اعتبار سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تقیہ کرتے ہوئے حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم سے بیعت کی اور ان کا ساتھ دیا اور اپنی صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے کردیا اور ہر قسم کے ظلم وستم کو برداشت کیا اور اس تقیہ کو اپنی حکومت کے زمانے میں بھی برقرار رکھا اور کوفہ کے منبر پر بار بار حضرات شیخین ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت وعظمت کو بیان فرمایا اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور انکے ساتھ والوں کو مسلمان کہتے رہے اسی طرح دوسرے اماموں نے بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خصوصاً حضرات ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب تقیہ کر کے بیان فرمائے ورنہ حقیقت میں یہ سب حضرات دوسرا مذہب رکھتے تھے اور دل سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مخالف تھے تعجب ہے اب شیعہ صاحبان کیوں تقیہ کا ثواب حاصل کرنے کے لئے اپنے اماموں کی تقلید نہیں کرتے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل کیوں نہیں بیان کرتے ہیں انکو مدح صحابہ کی مخالفت کرنے کے بجائے تقیہ کر کے ائمہ کرام کی تقلید میں خود بھی مدح صحابہ کر کے سچے اور پکے مقلدین ائمہ اہل بیت بننا چاہیئے۔

دین چھپانا

قرآن مجید میں دین چھپانے والوں اور احکام خداوندی بدلنے والوں پر لعنت آئی ہے مگر شیعہ مذہب میں دین چھپانا ضروری ہے عزت کا سبب ہے۔ امام جعفر صادق رحمہ اللہ کی طرف یہ قول منسوب کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا "بے شک تم لوگ ایسے دین پر ہو جو شخص اس کو چھپائے گا اللہ اس کو عزت دے گا اور جو اسکو ظاہر کرے گا اللہ اس کو ذلیل کرے گا۔ (بحوالہ النجم قدیم لکھنؤ)۔

حیرت و تعجب ہے کہ اب شیعہ صاحبان اپنا دین چھپا کر عزت کیوں نہیں حاصل کرتے ہیں؟ کیا یہ حکم صرف سنیوں کی حکومت کے زمانے کے لئے تھا اپنا تبرائی مذہب چھپا کر عزت حاصل کرتے رہو اور اندر ہی اندر حکومت کی بنیادیں اکھاڑتے رہو اور جب سازش میں کامیاب ہو جاؤ تو کھلے مخالف و دشمن بن کر سامنے آجاؤ۔ تاریخ سے بھی ایسا ہی کردار سامنے آتا ہے جس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے۔

نماز کا قبلہ

قرآن مجید میں خانۂ کعبہ کی سمت کو قبلہ متعین کیا گیا ہے مگر شیعہ مذہب میں ان کے اماموں کی قبروں کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا جائز ہے اور ان کی بہت سی کتابوں میں اس کی صراحت ہے۔ (بحوالہ تحفہ اثنا عشریہ)۔

گالی دینا

ہر مذہب میں گالی دینا برا سمجھا جاتا ہے اور قرآن مجید میں تو یہاں تک حکم ہے۔ لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ۔ یعنی اللہ کے علاوہ جن کی عبادت لوگ کرتے ہیں تو ان کو سب و شتم مت کرو ورنہ وہ جہالت میں اللہ کو برا کہیں گے مگر شیعہ مذہب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے حضرت ابو بکر و عمر و عثمان وغیرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا کہنا ان سے نفرت ظاہر کرنا تبرا ایجی ٹیشن جو درحقیقت اسلاف امت کو گالی دینے کی تحریک ہے اسے اپنا مذہبی حق سمجھتے ہوئے جاری رکھنا اور مدح صحابہ کرام کرنیوالوں سے فتنہ و فساد کے لئے آمادہ ہونا ثواب سمجھا جاتا ہے۔

عجیب و غریب مسائل

شیعہ مذہب میں قرآن و سنت کے خلاف اسی قسم کے سیکڑوں مسئلے ہیں۔

مثلاً عورتوں سے خلاف وضع فطرت حرکت کا جائز ہونا، بے وضو سجدہ تلاوت کرنا ستر عورت کا لازم نہ ہونا ایک وقت میں کئی نمازیں ادا کرلینا نماز میں بولنا عجیب وغریب حرکتیں کرنا۔ اپنے اماموں کی طرف خود ساختہ عقیدے منسوب کرنا ان کے بیان کئے ہوئے صحیح اقوال کو تقیہ پر محمول کرنا وغیرہ وغیرہ اس قسم کی اختلافی باتوں سے شیعہ مذہب بھرا پڑا ہے نمونہ کے طور پر کچھ حصہ ذکر کر دیا۔ (بحوالہ تحفہ اثنا عشریہ)۔ ع

اندکے پیش تو گفتیم وز دل می ترسیم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

ایک انوکھی روایت

کرے کوئی بھرے کوئی

شیعہ مذہب کی کتابوں میں امام باقر علیہ السلام کی طرف یہ روایت منسوب ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے ایک پاک زمین پر سات دن تک میٹھا پانی جاری کیا پھر ہمارے خمیر کو اس سے جدا کیا اور اس کے تلچھٹ سے شیعوں کی مٹی بنائی اور پھر ایک ملعون زمین میں کھاری پانی اسی طرح جاری کیا اور اس سے ہمارے دشمنوں کا خمیر بنایا۔ تو اگر وہ سب الگ رہتے تو کبھی کسی شیعہ سے گناہ نہ ہوتا اور سب شیعہ ہماری طرح معصوم رہتے اور کسی سنی ناصبی ہمارے مخالف سے کوئی نیک کام نہ ہوتا سب ظاہر میں کافر رہتے مگر فرشتوں نے دونوں مٹیوں کو خلط ملط کر دیا اور کچھ پاک مٹی ناپاک مٹی میں مل گئی اس لئے

شیعہ جو گناہ کرتے ہیں وہ سنیوں اور ناصبیوں کی ناپاک مٹی کا اثر ہے اور جو ناصبی نیک عمل کرتے ہیں وہ اس پاک مٹی کا اثر ہے مگر جب قیامت کا دن ہوگا اور خدا اپنا عدل ظاہر کرے گا تو جس کی مٹی سے جو عمل ہوا ہے وہ اس کو دے گا شیعوں کے گناہ سنیوں کے سر پڑیں گے اور سنیوں کے نیک کام سب شیعوں کو مل جائیں گے اسلئے کہ انہیں پاک مٹی کی تاثیر سے ہوئے تھے راوی کہتا ہے جب میں نے امام سے یہ سنا تو کہا میں آپ پر قربان ہوں کیا حضرت سنیوں کے سب نیک کام ہم کو مل جائیں گے امام نے فرمایا خدا کی قسم ضرور ضرور ایسا ہی ہوگا۔ (بحوالہ آیات بینات)

شیعوں کو خوش کرنے کے لئے کسی رافضی نے یہ روایت بنا کر امام باقر کی طرف نسبت کر دی ہے۔ قرآن مجید میں اسکے خلاف فیصلہ آیا ہے اور امام موصوف خداوندی فیصلہ کے خلاف بخدا ہرگز نہیں فرما سکتے ہیں آیت کریمہ ہے۔ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى۔ "کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا"

خاندان حضرت علیؓ کے اماموں کا مذہب

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے خاندان کے وہ تمام حضرات جن کو شیعہ مذہب میں امام مانا جاتا ہے اور ان کی امامت کے عقیدہ کو توحید و رسالت کے مثل فرض سمجھا جاتا ہے اور امام کو رسول جیسی صفات کا بلکہ کچھ زیادہ مانا جاتا ہے وہ سب حضرات حقیقت میں بلاشک سچے اور پکے مومن و مسلم تھے اور اصطلاحی طور پر اہل سنت والجماعت

میں سے تھے بلکہ دین حق کے پیشوا اور امام تھے صحابہ کرامؓ کے فضائل وکمالات کو بیان کرنے والے حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کی خلافت کو برحق تسلیم کرنے والے تھے حضرت علیؓ سے امام حسن عسکری تک گیارہ امام فرقہ اثنا عشریہ مانتا ہے اور بارہویں کو غائب بتلاتا ہے۔ بعض شیعہ فرقے ان سے زیادہ اور بعض ان سے کم امام مانتے ہیں اور پھر امامت کی شرطوں اور اماموں کی تعیین میں بھی سخت اختلاف رکھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں ان کے نام ان کے خود ساختہ مذہب پر تھے اور اپنے اماموں کی طرف غلط سلط روایات منسوب کرتے ہیں یہ نازیبا حرکت بنوامیہ اور بنوعباس کی حکومتوں کے خلاف انقلاب لانے کے لئے کی جاتی رہی اور مذہبی رنگ دے کر اپنے سیاسی نظریات پھیلانے اور ذاتی اقتدار کو بعض حضرات قائم کرنے کی کوشش کرتے رہے یہ حضرات اکابر فتنوں سے بچنے اور بدگمانیوں سے دور رہنے کے لئے زیادہ تر گوشہ نشین رہکر مخلوق کو ہدایت کی روشنی دیتے رہے جب کبھی کسی تبرائی اور غلو کرنے والے کا کوئی کلام سننے کو مل گیا اس کی تردید فرمائی اور قرآن وسنت کے مطابق مدح صحابہ کرامؓ بیان فرمائی عقائد و مسائل میں ان کے طرز عمل سے دلیلیں قائم فرمائیں جن کا ذکر کتب شیعہ میں بھی ہے اور شیعہ لوگ اسے تقیہ پر محمول کرتے ہیں جبکہ یہ سب کچھ ان حضرات نے سچے دل سے اخلاص کے ساتھ بیان فرمایا وہ جھوٹے نہ تھے بلکہ ابن سبا کے طریقہ پر چلنے والے مکر و تلبیس سے کام لے کر ان اللہ والے بزرگوں کی طرف اپنی طرف سے بنا بنا کر روایتیں منسوب کرتے رہے اور ان کے سچے بیان کو جھوٹ کہتے رہے العیاذ باللہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سبائی فتنہ کی خبر دیدی گئی تھی اسی لئے آپ نے امت کو بار بار متنبہ فرمایا کہ صحابہ کرام کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہیں خلفاء راشدین کے طریقہ کو مضبوطی سے تھامے رہیں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ایک مرتبہ فرمایا کہ تم میں کچھ مشابہت عیسیٰ کی ہے ان سے یہودیوں نے بغض رکھا یہاں تک کہ انکی ماں پر بہتان لگایا اور نصاریٰ نے ان سے محبت کی یہاں تک کہ ان کو اس مرتبہ تک پہونچا دیا جس پر وہ نہ تھے، یہ روایت نقل کرکے خود حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے متعلق دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے ایک محبت میں غلو کرنے والا۔ (حد سے آگے بڑھنے والا) جو میری ایسی تعریف کرے گا جو مجھ میں نہیں ہے۔ دوسرا بغض رکھنے والا کہ میری عداوت اس کو میرے اوپر بہتان لگانے پر امادہ کرے گی۔ (مسند احمد)

حضرت علی رضؓ کا یہ قول نہج البلاغہ صـ۲۶۱ مطبوعہ مصر پر بھی موجود ہے جس میں یہ بھی ہے کہ میرے متعلق جو متوسط گروہ کا عقیدہ ہے وہ ہی اچھا ہے اور سواد اعظم یعنی اسلام کی بڑی جماعت کی پیروی کرو کیوں کہ اللہ کا ہاتھ (یعنی مدد) جماعت پر ہے اور خبردار فرقہ بندی سے بچو کیوں کہ لوگوں سے دین میں الگ رہنے والا شیطان ہو جیسے کہ بکریوں کے ریوڑ سے الگ رہنے والی بکری کو بھیڑیا لے جاتا ہے، خصال ابن بابویہ مطبوعہ طہران صـ۱۴۱ (بحوالہ النجم) میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان امتی ستفترق علی اثنین وسبعین فرقۃ یہلک احدی وسبعون فرقۃ ویتخلص فرقۃ

قالوا یارسول اللہ من تلک الفرقۃ قال الجماعۃ الجماعۃ الجماعۃ"۔

"بے شک میری امت بہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی اکہتر فرقے ہلاک ہوں گے اور ایک فرقہ نجات پائے گا لوگوں نے کہا وہ ایک فرقہ کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا الجماعۃ، الجماعۃ، الجماعۃ"۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کو نعوذ باللہ کافر کہکر خارجی ہلاک ہوئے اور ان کو خاص مفہوم میں وہی ولی رسول اور دشمن ابوبکرؓ و عمرؓ مان کر شیعہ رافضی ہلاک ہوئے۔ راہ مستقیم اور طریق اعتدال پر اہل سنت والجماعت ہیں وہی نجات یافتہ ہیں اور روایت مذکورہ کتب شیعہ میں بھی نجات پانے والے فرقہ کو الجماعۃ کہا گیا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرمایا۔ ھُمَا اِمَامَانِ عَادِلَانِ۔ "وہ دونوں عادل امام ہیں"۔

امام کو خلیفہ و حاکم کے معنی میں لیتے ہوئے شیعوں کے عقیدہ اور امامت کے مفہوم کی تردید کرتے ہوئے شیخین کو عادل فرما رہے ہیں۔

امام ابو جعفر سے پوچھا گیا کیا تلوار کو سونے یا چاندی سے زینت دینا جائز ہے۔ جواب دیا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنی تلوار کو چاندی سے زینت دی تھی۔ پوچھنے والے کو حضرت ابوبکر صدیق کہنے اور ان کے عمل سے دلیل لانے پر تعجب ہوا اسنے کہا آپ یہ فرماتے ہیں امام اپنی جگہ سے اٹھ بیٹھے اور فرمایا۔

نعم الصدیق نعم الصدیق فمن لم یقل لہ

الصّدیق فلا صدق اللّٰہ قولہ فی الدنیا والاٰخرۃ
" کتنے اچھے ہیں صدیق کتنے اچھے ہیں صدیق جو ان کو صدیق نہ کہے تو اللہ نے دنیا و آخرت میں سچ کہنے کی توفیق سے اس کو محروم کر دیا۔ (کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ بحوالہ تحفہ اثنا عشریہ)

امام زین العابدین نے اپنے ایک لڑکے کا نام عمر رکھا تھا اور بنو ہاشم اور بنو امیہ میں برابر قرابت داریوں کے سلسلے قائم رہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خاندان کے علماء اور ائمہ سے صحابہ کرامؓ کی تعریفیں منقول ہیں یہ حضرات سچے مسلمان بلکہ مسلمانوں کے رہبر اور امام و مقتدا تھے ان حضرات کا شیعہ مذہب کے خود ساختہ عقائد و مسائل سے کچھ تعلق نہیں ہے۔

عبد اللہ ابن سبا صد سعار کے یہودیوں میں سے تھا ابن السوداء کہا جاتا تھا وہ ظاہر میں مسلمان ہو گیا اسی نے حضرت علیؓ کے بارے میں وصی اور ولی کا عقیدہ نبی و رسول کے مفہوم کے مترادف ایجاد کیا اور بعض قبیلوں کے سردار کوفہ و بصرہ میں ان غلط خیالات کی حامی بن کر اشاعت کرنے لگے اور خفیہ طور پر یہ نیا مذہب پھیلنے لگا اور حضرت علیؓ کی طرف سے جعلی خطوط اور تحریریں پھیلا کر لوگوں کو بھڑکایا جس کے نتیجہ میں شہادت عثمان غنیؓ کا حادثہ پیش آیا اور جمل و صفین کی جنگیں ہوئیں اور کوفہ میں اسی سبائی گروہ کے لوگوں نے حضرت حسینؓ کو خطوط لکھ کر بلایا پھر حکومت وقت کا ساتھ دیکر شہید کر دیا اور اس کے بعد شہادت کے واقعہ کو افسانوی رنگ دے کر اپنا نیا مذہب پھیلاتے رہے اور حضرت حسینؓ کی نسل کے بزرگوں سے

عقیدت ظاہر کرتے رہے اور ان کی صحیح باتوں کو تقیہ کہتے رہے اور نہ حقیقت یہ ہے اس فرقہ باطلہ سے ائمہ اہل بیت کا کوئی مذہبی تعلق نہیں ہے وہ قرآن وسنت اور طریقہ صحابہ کرام کے تابع اہل سنت والجماعت میں سے تھے اور بقول شیعی مصنف شیعہ عقائد۔
"قرآن وحدیث سے انکار کرنے والا کافر ہی ہو سکتا ہے مسلمانوں کے بہتر فرقوں میں سے کوئی بھی ایسا فرقہ نہیں ہے جو ایسے شخص کو مسلمان کہے،، ص۴۲۔

اس لئے ہم بھی قرآن وحدیث اور طریقہ اہل بیت کو ٹھکرانے کے سبب شیعوں کو مسلمان نہیں کہتے۔

چند لطیفے

بعض شیعہ صاحبان قرآن وسنت کی اشاعت اور بدعت و رفض کی تردید کرنے والے علمائے کرام کو خارجی ناصبی وہابی کہکر یہ بتلاتے ہیں کہ سنی علماء سے ان کا کوئی اختلاف نہیں ہے میں اپنے کو سنی اور دوسروں کو گمراہ سمجھنے والے بریلوی جماعت کے امام اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خاں بریلوی کا بیان کیا ہوا ایک لطیفہ عبرت کیلئے لکھتا ہوں جس سے سمجھ لیجئے کہ شیعوں کی گمراہی پر تمام ہی علماء متحد ہیں۔

رافضیوں میں ایک موذن اندھیرے سے جاکر اذان کہتا اور حضرت ابوبکر صدیق اکبر وعمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی شان میں گستاخی کیا کرتا محلہ میں کچھ غریب سنی رہتے تھے خون جگر پیتے اور کچھ بس نہ چلتا ایک روز چار جوان ہر چہ بادا باد کہکر مسجد کے اندر پہلے سو جا بیٹھے

حسب دستور وہ خبیث اپنے وقت پر آیا اور اذان میں صدیق اکبر کی نسبت کچھ بکنا شروع کیا کہ ان چاروں میں سے ایک صاحب برآمد ہوئے اور مار مار کر گرا دیا کہ خبیث تو ہمیں برا کہتا ہے اس نے گھبرا کر کہا حضرت میں تو عمر کو کہتا تھا دوسرے جوان برامد ہوئے اور مار کر بیدم کر دیا کہ مردود تو مجھے برا کہیگا اس نے سراسیمہ ہو کر کہا حضرت میں تو عثمان کو کہتا تھا تیسرے صاحب تشریف لائے اور جتنا مار اگیا مارا کہ ناپاک تو مجھے بُرا کہے گا آخر جب بڈھے خبیث کو کچھ نہ بنی تو چلایا کہ مولی مدد کیجئے دشمن مجھے مارے ڈالتے ہیں اس پر چوتھے صاحب ہاتھ میں استرا لئے ہوئے برآمد ہوئے اور جڑ سے اس کی ناک پوچھ لی کہ شیطان تو ہمارے اکابر کو برا کہے گا اب یہ چاروں صاحب تو چلے گئے مجتہد صاحب درد کے مارے ناک پر رومال رکھے مسجد کے اندر ایک اندرونی گوشہ میں جا چھپے جب وقت زیادہ ہوا اور روافض نماز کے لئے آئے ایک دوسرے سے کہتا ہے آج جناب قبلہ تشریف نہیں لائے اذان آج نہیں فرمائی۔ جب کچھ روشنی ہوئی دیکھا جناب قبلہ ایک گوشہ میں سمٹے پڑے ہیں کہا حضرت خیر ہے قبلہ خیر ہے کہا خیر کیا ہے آج وہ تینوں دشمن آپڑے اور مارتے مارتے مونجھ کر دیا کہا پھر آپ نے حضرت مولی کو یاد نہ کیا وہ چپ ہو رہا جب بار بار یہی کہے گئے اس نے جھنجلا کر ناک پر سے رومال پھینک دیا کہ وہ تینوں دشمن تو مار کر ہی چھوڑ گئے تھے مولی نے آکر جڑ سے پوچھ لی ے

ما ز یاراں چشم یاری داشتیم | خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

(الملفوظ حصہ دوم صـ۶۲، صـ۶۳)

۲۔ ایک قادیانی اور ایک شیعہ میں مباحثہ ہوا شیعہ نے کہا حضرت

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں مرزا غلام احمد کیسے نبی ہو سکتے ہیں۔ قادیانی نے جواب میں کہا ہم نے خاتم النبیین کے بعد ایک نبی مانا کیا ظلم کیا آپ نے تو بارہ نبی تسلیم کر رکھے ہیں آپ کے یہاں بارہ امام ہیں اور ہر امام نبی کے مثل معصوم ہے اور اس کی اطاعت فرض ہے وہ اللہ تعالٰے کا متعین کیا ہوا ہے یہی تو نبی ماننا ہے اس پر وہ شیعہ مخاطب شرمندہ اور لاجواب ہو گئے۔

۲۔ ابو عثمان ابن بحر حافظ کا بیان ہے کہ ایک مجھ سے تاجر نے بتایا کہ ہمارے ساتھ کشتی میں ایک بہت بڈھا آدمی بیٹھا جب اسکے سامنے شیعہ کا ذکر آتا وہ غصہ ہوتا، منھ بگاڑتا میں نے ایک دن اس بڈھے سے کہا خدا تم پر رحم کرے شیعہ سے تجھے اتنی نفرت کیوں ہے اس نے جواب دیا کہ مجھے شیعہ کے لفظ کے شروع میں جو شین ہے یہ پسند نہیں ہے کیونکہ میں نے اس شین کو (زیادہ تر) برے لفظوں کے شروع میں پایا ہے۔ جیسے شر (برائی) شوم (نحوست) شیطان شغب (فساد) شقاء (محرومی) شرر (چنگاری) شین (عیب) شوک (کانٹا) شکوی (شکایت مرض) شہوت (بری خواہش) شتم (گالی) شح (حرص) اس بڈھے کے جواب میں کوئی شیعی دلیل نہ لا سکا۔

"نفحۃ العرب"

اتحاد و امن کیلئے آخری گذارش

شیعہ مذہب کے ماننے والے قرآن و سنت اور ارشادات ائمہ اہل بیت کو ٹھکرا کر صحابہ کرامؓ کی فضیلت و برتری تسلیم نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں مجبور نہیں کیا جاسکتا ہر شخص کو مذہبی آزادی حاصل ہے البتہ شیعوں کے علاوہ نہ کسی مذہب کا اصول ہے نہ عقل سلیم ہی اسے تسلیم کر سکتی ہے کہ دوسرے مذہب والوں کے بزرگوں کو برا کہا جائے اور وہ لوگ جب اپنے بزرگوں کی تعریف کریں اس کو رد کرنا اپنا مذہبی فریضہ سمجھا جائے ہر مذہب والے کو یہ آئینی، عقلی تاریخی حق حاصل ہے کہ وہ اپنے بزرگوں اپنے پیشواؤں رہنماؤں کی تعریف و توصیف جیسے چاہے تنہائی میں یا مجمع میں انفرادی طور پر یا جلوس کی شکل میں بیان کرے۔ اور یہ حق کسی مذہب والے کو نہیں ہے کہ دوسروں کے بزرگوں کی برائی کرنے کی تحریک چلائے مدح و ذم کو ایک درجہ میں رکھنا بڑی ناانصافی اور بڑا ظلم ہے ہم مسلمان کسی کے بزرگوں کو برا کہکر انکی دل آزاری نہیں کرتے ہیں ہمارے بزرگونکو برا کہکر ہمارے جذبات کو نہ مشتعل کیا جائے اور فتنہ و فساد کی آگ نہ بھڑکائی جائے۔ یہی اتحاد و اتفاق اور امن و سکون سے رہنے کا راستہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کیطرف سے علم تھا کہ صحابہ کرامؓ کو برا کہنے اور محبت اہل بیت کے نام عداوت۔ عاشقانِ رسول کا فتنہ پیدا ہوگا اسی لئے آپ نے اپنے صحابہ کرامؓ کے حقوق کی ادائیگی کا بار بار تاکیدی حکم فرمایا جنکو پہلے نقل کیا جاچکا ہے ایک حدیث یہ پڑھ لیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو میرے صحابہ کے

بارے میں میری رعایت رکھے گا وہ میرے پاس حوض کوثر پر پہونچ سکے گا اور جوان کے بارے میں میری رعایت نہ کرے گا وہ میرے پاس حوض کوثر تک نہ پہونچ سکے گا اور مجھے صرف دور ہی سے دیکھے گا۔

سہل ابن عبداللہ کہتے ہیں کہ جو شخص حضور کے صحابہ کی تعظیم نہ کرے وہ حضور ہی پر ایمان نہ لایا اللہ جل شانہ اپنے لطف وفضل سے اپنی گرفت سے اور اپنے محبوب کے عتاب سے مجھ کو اور میرے دوستوں کو میرے محسنوں کو اور ملنے والوں کو میرے مشائخ کو تلامذہ کو اور سب مؤمنین کو محفوظ رکھے اور ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی محبت سے ہمارے دلوں کو بھر دے آمین برحمتک یاارحم الراحمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام الاتمان الاکملان علی سید المرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین وعلیٰ اتباعہ واتباعھم حملۃ الدین المتین۔ (ختم حکایات صحابہ)

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

امام علی دانش عفی عنہ صدر المدرسین ادارہ محمودیہ محمدی

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ دانش مقام وپوسٹ محمدی، ضلع لکھیم پور کھیری، یوپی،

۲۔ عظیم بکڈپو (جامع مسجد) دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی ۲۴۷۵۵۴